هادی الناس فی رسوم الاعراس
۱۳۲۳ھ
رسوم شادی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ
تحقیق، ترجمہ، تحشیہ
محمد احمد مصباحی، صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد
المجمع الاسلامی مبارک پور

سلسلۂ اشاعت نمبر

# رسومِ شادی

نام تاریخی

## ھادی النّاس فی رسوم الاعراس

۲۳ ھ ۱۳

از

## اعلیحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی

قدس سرہ

۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ

ترتیب، تحشیہ، ترجمہ


(مولانا) محمد احمد صاحب مصباحی

رکن المجمع الاسلامی مبارکپور۔ صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد



شائع کردہ

مجلس اشاعت طلبۂ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڑھ

اشاعت محرم ۱۴۰۶ھ اکتوبر ۱۹۸۵ء

سلسلۂ اشاعت نمبر

کتاب ____ رسوم شادی
اصل نام (تاریخی) ____ ہادی الناس فی رسوم الاعراس
تصنیف ____ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ
ترتیب و ترجمہ ____ مولانا محمد احمد مصباحی
کتابت ____ ظفر الاسلام ادروی۔ فیض العلوم محمد آباد
طباعت ____ نامی آفسیٹ پرنٹرس ۱۳۰۶ چاندنی محل دہلی
اشاعت دوم ____ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
صفحات ____ ۴۸ قیمت ۳/-

ملنے کے پتے

(۱) مولانا محمد احمد صاحب مصباحی مدرسہ فیض العلوم۔ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ
(۲) حق اکیڈمی مبارک پور ضلع اعظم گڈھ
(۳) مکتبۂ الحبیب۔ ۱۴۰ اتر سُئیا۔ الہ آباد۔
(۴) مکتبۂ غریب نواز۔ اٹالہ۔ الہ آباد۔
(۵) رضوی کتاب گھر۔ غیبی پیر روڈ۔ بھیونڈی۔ مہاراشٹر
(۶) مکتبۂ لطیفیہ۔ مومن پورہ۔ ناگ پور
(۷) مکتبۂ انوار المصطفیٰ 6/75-2-23 مغل پورہ۔ حیدر آباد
(۸) رضا بکڈپو۔ مدرسہ فیض الغربا۔ آرہ بہار
(۹) مولانا مبین الہدیٰ نورانی۔ باری مسجد۔ آزاد نگر۔ جمشید پور۔ بہار

# هَادِی النَّاس فِی رُسُومِ الْاَعْرَاس

لوگوں کا رہنما شادیوں کی رسموں کے بارے میں

۱۳ ھ ۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مسئلہ (۱) از کانپور، مدرسہ فیض عام، مرسلہ مولوی احمد حسن صاحب ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمارِ دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار میں اسطرح کا رواج ہے کہ شادی کے دن طرح بہ طرح کا تماشا کرتے ہیں۔ یعنی آتشبازی و بندوق، اور گانا بجانا، اور لکڑی کھیلنا وغیرہ۔ یہ سب سامان کے ساتھ نوشاہ کو پالکی پر سوار کر کے تماشا کرتے ہوئے دولہن کے مکان میں جاتے ہیں۔ آیا یہ سب امور مذکورہ بحسب شرع شریف کے، جائز ہوگا یا نہیں؟ فقط

## الجواب

نوشہ کو پالکی میں سوار کرنا، مباح و جائز ہے۔ لِاَنَّہٗ مِنَ الرُّسُوْمِ الْعَادِیَۃِ الَّتِیْ لَا مُغَیِّرَ فِیْہَا مِنَ الشَّرْعِ [۱]

اور لکڑی پھینکنا، بندوقیں چھوڑنا، اور اس قسم کے سب کھیل جائز ہیں جب کہ اپنے یا دوسرے کی مضرت کا اندیشہ نہ ہو، اور ان سے مقصود کوئی غرض محمود۔ جیسے فنِ سپہ گری کی مہارت ہو، نہ محض لہو و لعب۔ لِاَنَّہَا مِنْ جِنْسِ النِّضَالِ الْمُسْتَثْنٰی فِی الْحَدِیْثِ [۲] اگر صرف کھیل کود مقصود ہو تو مکروہ۔

---

[۱] کیونکہ یہ ان رسوم مروجہ سے ہے جسکے بارے میں شرع سے کوئی اشارۂ طعن نہیں ۱۲ مترجم۔
[۲] کیونکہ یہ اُس مقابلۂ تیر اندازی کی جنس سے ہے جسکو حدیث میں جائز اور مستثنیٰ کیا گیا ہے ۱۲ م

فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ :- کُرِہَ کُلُّ لَھْوٍ، لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثَۃً، مُلَاعَبَتُہٗ اَھْلَہٗ، وَتَادِیْبُہٗ لِفَرَسِہٖ وَمُنَاضَلَتُہٗ بِقَوْسِہٖ .اھ -

(در مختار میں ہے :- ہر کھیل مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مسلم کا ہر لہو حرام ہے مگر تین ① اسکا اپنی بیوی سے کھیل کرنا ② اپنے گھوڑے کو سدھانا ③ اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا ۱۲ مترجم -

وَفِی رَدِّ الْمُحْتَارِ :- فِی الْجَوَاھِرِ قَدْ جَاءَ الْاَثَرُ فِی رُخْصَۃِ الْمُصَارَعَۃِ لِتَحْصِیْلِ الْقُدْرَۃِ عَلَی الْمُقَاتَلَۃِ دُوْنَ التَّلَھِّیْ - فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ .اھ - وَالظَّاھِرُ اَنَّہٗ یُقَالُ مِثْلُ ذَالِکَ فِی تَادِیْبِ الْفَرَسِ وَالْمُنَاضَلَۃِ بِالْقَوْسِ .ط - اھ -

(رد المحتار میں ہے :- جواہر میں ہے کہ لڑائی پر قدرت حاصل کرنے کی خاطر کشتی کی رخصت حدیث میں آئی ہے . کھیل کے طور پر ہو تو نہیں کہ یہ مکروہ ہے . اھ . اور ظاہر ہے کہ گھوڑے کو سدھانے اور تیر اندازی میں بھی یہی بات کہی جائے گی . اھ مترجم)

وَفِیْہِ عَنِ الْقُھُسْتَانِیْ عَنِ الْمُلْتَقَطِ :- مَنْ لَعِبَ بِالصَّوْلَجَانِ یُرِیْدُ الْفُرُوْسِیَّۃَ یَجُوْزُ .اھ -

(اسی شامی میں بحوالہ قہستانی از ملتقط منقول ہے جو شہ سواری میں مہارت کی خاطر چوگان (بنیھٹی) کھیلے تو جائز ہے . اھ . مترجم)

وَفِی الدُّرِّ :- الْمُصَارَعَۃُ لَیْسَتْ بِبِدْعَۃٍ اِلَّا لِلتَّلَھِّیْ فَتُکْرَہُ . برجندی اھ

در مختار میں ہے :- کشتی لڑنا بدعت نہیں مگر کھیل کے طور پر ہو تو مکروہ ہے . برجندی . اھ م

وَفِیْہِ :- وَکَذَا یَحِلُّ کُلُّ لَعِبٍ خَطِرٍ لِحَاذِقٍ تَغْلِبُ سَلَامَتُہٗ کَرَمْیٍ لِرَامٍ وَصَیْدٍ لِحَیَّۃٍ وَیَحِلُّ التَّفَرُّجُ عَلَیْھِمْ حِیْنَئِذٍ اھ

اسی میں ہے :- یونہی جائز ہے ہر خطرناک کھیل ایسے ماہر کیلئے جسکی سلامتی کا غالب گمان ہو جیسے تیر انداز کیلئے تیر اندازی اور سانپ کا شکار، اور اس حالت میں ان پر تفریح کرنا ان کے فن کا . تماشا دیکھنا بھی جائز ہے ۔

وَفِیْہِ :- عِنْدَ عَدِّ الْمُبَاحَاتِ : وَالسِّبَاحَۃُ وَالصَّوْلَجَانُ وَالْبُنْدُقُ وَرَمْیُ الْحَجَرِ وَاِشَالَتُہٗ بِالْیَدِ وَالشِّبَاکُ وَالْوُقُوْفُ عَلٰی رِجْلٍ .اھ -

اسی میں مباحات شمار کراتے وقت ان چیزوں کو بھی شمار کیا ہے :- تیراکی، چوگان، غلیل کی گولی، پتھر پھینکنا، اسے ہاتھ سے اٹھانا، پنجہ آزمائی، ایک پاؤں پر کھڑا ہونا . اھ مترجم

فِی الشَّامِیَّۃِ :- اَلْبُنْدُقُ اَیْ

شامی میں ہے "بندق" یعنی مٹی سے بنی ہوئی گولی

اَلْمُتَّخَذُ مِنَ الطِّیْنِ ط۔ وَمِثْلُہٗ الْمُتَّخَذُ مِنَ الرَّصَاصِ۔ (طحطاوی) اور اسی کے مثل ہے سیسے کی گوٹی ۱۲۔ مترجم

**آتشبازی** جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے، کہ اس میں تضییع مال[1] ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا۝ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اور فضول نہ اڑا۔ بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ کنز الایمان پ۱۵ ع ۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ ثَلَاثًا، قِیْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ، وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (بیشک اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تمہارے لئے ناپسند رکھیں۔ ① قیل وقال (بیکار گفتگو) ② بربادی مال ③ کثرت سوال۔ ۔ اس حدیث کو امام بخاری نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ مترجم)

شیخ محقق، مولانا عبد الحق محدث، ماثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں۔

مِنَ الْبِدَعِ الشَّنِیْعَۃِ مَاتَعَارَفَ النَّاسُ فِیْ اَکْثَرِ بِلَادِ الْھِنْدِ مِنِ اجْتِمَاعِھِمْ لِلَّھْوِ وَاللَّعِبِ بِالنَّارِ وَاِحْرَاقِ الْکِبْرِیْتِ اھ۔ مختصرًا۔ (بہت بری بدعتوں میں سے ہے جو اکثر بلاد ہند میں متعارف ہے کہ لوگ آگ سے کھیل تماشا کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں۔ اور پٹاخے چھوڑتے ہیں۔ اھ مختصرًا ۱۲۔ مترجم)

اسی طرح یہ **گانے باجے** کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں، بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں خصوصًا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خرانِ بے تمیز، احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود، ملاعین بے بہبود سے سیکھی یعنی **فحش گالیوں کے گیت گوانا**، اور مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظِ زنا سے تعبیر کرانا، خصوصًا اس ملعون بے حیا رسم کا مجمع زنان میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سُنا کر بدلحاظیاں سکھانا، بے حیا، بے غیرت، خبیث، بے حمیت مردوں کا اس شہد پن کو جائز رکھنا۔ کبھی برائے نام، لوگوں

[1] مال برباد کرنا ۔ ۱۲ م

کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک آدھ بار جھڑک دینا مگر بندوبست قطعی نہ کرنا۔

یہ وہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں، اس کے کرنیوالے اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اس کا کافی انسداد نہ کرنیوالے، سب فاسق فاجر، مرتکب کبائر، مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

**جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں** اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں یا اُن لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مردوں عورتوں پر لازم ہے کہ فوراً فوراً اسی وقت اٹھ جائیں، اور اپنی جورو، بیٹی ماں بہن کو گالیاں نہ دلوائیں فحش نہ سنوائیں۔ ورنہ یہ بھی اُن ناپاکیوں میں شریک ہوں گے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں کہ لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ۔ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی فرمانبرداری نہیں۔ حدیث۔ ۱۲۔ مترجم)

ہاں شرع مطہر نے شادی میں **بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت** دی ہے جب کہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے، لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ ولہذا علما شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال سم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانج ہوں کہ وہ خواہی نخواہی مطرب ونا جائز ہیں۔

**پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے** نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب۔ بلکہ نابالغہ چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔ اتیناکم اتیناکم ⁂ فحیانا وحیاکم۔ ہم تمہارے پاس آئے،

ہم تمھارے پاس آئے، اللہ ہمیں زندہ رکھے تمھیں بھی جِلائے۔

بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں، اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حالِ زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہالِ حال خصوصاً زنانِ زمان سے کسی طرح امید نہیں کہ انھیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کی پابند رہیں اور حدِ مکروہ و ممنوع تک تجاوز نہ کریں ــــ لہٰذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصاً بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں رنڈیوں ڈومنیوں کو تو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں کہ ان سے حدِ شرعی کی پابندی محال عادی ہے وہ بے حیائیوں، فحش سرائیوں کی خوگر ہیں، منع کرتے کرتے اپنا کام کر گذریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا اُن آوارہ بد وضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بیہودہ و بے جا ہے۔ صحبتِ بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جن کے ٹوٹنے کو ادنیٰ ٹھیس بہت ہوتی ہے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا اَنْجَشَۃُ رُوَیْدَ اَبَالْقَوَارِیْرِ[1] فرمایا۔

ھٰذَا کُلُّہٗ[2] ظَاھِرٌ بَیِّنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰہُ بَصِیْرَتَہٗ وَجَمِیْعُ مَا نَھَیْنَا عَنْہُ۔ فَاِنَّ عَلَیْہِ دَلَائِلَ سَاطِعَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ؛ وَالْحَدِیْثِ الْکَرِیْمِ وَالْفِقْہِ الْقَوِیْمِ ؛ بَیْدَ اَنَّ وُضُوْحَ الْحُکْمِ اَغْنَانَا عَنْ سَرْدِھَا، فَلْنَذْکُرْ بَعْضَ دَلَائِلَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اِبَاحَتَہٗ، فَاِنَّا نَرٰی نَاسًا یُتَشَدِّدُوْنَ الْاَمْرَ وَیُطْلِقُوْنَ الْقَوْلَ بِالتَّحْرِیْمِ، وَمِنْھُمْ مَنْ یُّبِیْحُ ضَرْبَ الدُّفِّ بِشَرْطِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ مَعَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الشِّعْرِ، وَاِنَّمَا یَکُوْنُ مَحْضُ دَقٍّ، مَعَ اَنَّ الْاَحَادِیْثَ تَرُدُّ ذَالِکَ، کَمَا سَتَعْلَمُ مِمَّا ھُنَالِکَ۔

---

[1] اے انجشہ! شیشیوں کے ساتھ نرمی برتو ۱۲۔ [2] یہ سب ظاہر و روشن ہے اُس کے نزدیک جس کی بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے روشنی بخشی اور وہ سب جس سے ہم نے منع کیا۔ کیونکہ اس پر قرآن عظیم، حدیث کریم اور فقہ مستقیم سے روشن دلیلیں موجود ہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وضوح مسئلہ نے ہمیں ذکرِ دلائل سے بے نیاز کر دیا۔ جن چیزوں کو ہم نے مباح کہا ہے ان کی کچھ دلیلیں اب ذکر کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہماری نظر میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس معاملہ میں تشدد برتتے ہیں اور مطلق حرام کہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ دف بجانے کے جواز میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس کے ساتھ شعر بالکل نہ پڑھا جائے۔ بس صرف بجانا ہو۔ حالانکہ احادیث اس شرط کی تردید کر رہی ہیں جیسا کہ یہاں کے بیان سے عنقریب معلوم ہوگا۔ ۱۲ مترجم۔

أَخْرَجَ الامامُ البُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تعالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ۔ الحديث۔

وَأَخْرَجَ أَيْضًا عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ الصِّدِّيقَةِ رضی الله تعالیٰ عنها أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

وَأَخْرَجَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله تعالیٰ عنهما فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم قَالَ أَدْرِكِيهَا يَا زَيْنَبُ، لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُغَنِّي بِالْمَدِينَةِ۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنهما قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رضی الله تعالیٰ عنها ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رسول الله صَلَّى الله تعالیٰ عَلَيه وسلم فقالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ، قَالُوا نعم، قَالَ أَرْسَلْتُمْ

---

حدیث ١۔ امام بخاری اپنی صحیح میں رُبَیّع بنت مُعَوِّذ بن عَفراء سے راوی ہیں۔ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے ایسے ہی جیسے تمھاری نشست ہے۔ پھر ہماری کچھ بچیاں دف بجانے لگیں۔ اور بدر کے دن شہید ہونے والے میرے آبار کا مرثیہ (اور انکی شجاعت کے اشعار) پڑھنے لگیں۔ الحدیث (صحیح بخاری ص ٧٧٣ ج ٢)

حدیث ٢۔ امام بخاری ہی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ انھوں نے ایک عورت کو انصار کے ایک مرد کے پاس نکاح کی پہلی شب کو بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے ساتھ کوئی کھیل نہ تھا؟ انصار کو تو کھیل پسند آتا ہے (ص ٧٧٥ ج ٢۔)

حدیث ٣۔ قاضی محاملی نے اسی حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مزید یہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کی ایک گانے والی عورت سے فرمایا:۔ اے زینب تم اس سے جا ملو

حدیث ٤۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رشتہ کی ایک عورت کا انصار میں نکاح کر دیا۔ رسول اللہ

مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ. قَالَتْ لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال لَقِيَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوارِیَ يُغَنِّيْنَ وَيَقُلْنَ حَيُّوْنَا نُحَيِّيْكُمْ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكذا ولكن قُوْلُوْا حَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رسول اللہ، تُرَخِّصُ لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا؟ قال نعم، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَا سِفَاحٌ۔

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وابْنُ مَاجَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ:۔ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ

وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:۔ دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فِيْ عُرْسٍ، وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَاَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ،

---

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا، لڑکی کو تم لوگوں نے رخصت کر دیا، عرض کیا گیا ہاں۔ فرمایا، اسکے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے؟ صدیقہ نے عرض کیا نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار تو نغمہ کا شوق رکھتے ہیں۔ تو کاش تم اس کے ساتھ کسی کو بھیج دیتے جو یہ کہے (اتیناکم الخ)

حدیث ۵۔ طبرانی نے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ بچیوں کو یہ گاتے ہوئے پایا حَیُّوْنَا الخ تم ہمیں تحیت کرو ہم تمھیں تحیت کرتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا: ایسے نہ کہو۔ لیکن یہ کہو حیانا وحیاکم وہ ہمیں جِلائے تمھیں بھی زندہ رکھے ایک شخص نے عرض کیا:۔ یا رسول اللہ لوگوں کو آپ اس کی رخصت دے رہے ہیں؟ فرمایا:۔ ہاں! یہ نکاح ہے زنا نہیں (جو خفیۃ ہوتا ہے)۔

حدیث ۶۔ امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ محمد بن حاطب جمحی سے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:۔ سرکار نے فرمایا:۔ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز آواز اور دف سے ہے۔

حدیث ۷۔ امام نسائی حضرت عامر بن سعد سے راوی ہیں:۔ وہ فرماتے ہیں میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوا جبھی کچھ لڑکیاں گانا گا رہی ہیں۔

فَاِنَّہٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّھْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

قال الامام البدر محمود العینی فی عمدۃ القاری تحت الحدیث الاوّل :۔ فی الحدیث فوائد (الی ان قال) مِنْھَا الضَّرْبُ بِالدُّفِّ بِحَضْرَۃِ شَارِعِ المِلَّۃِ، وَمُبَیِّنِ الحِلِّ مِنَ الحُرْمَۃِ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم واعلانُ النِّکاح بِالدُّفِّ وَالغِنَاءِ المُبَاحِ، فرقا بینہ وبَیْنَ مَا یُسْتَتَرُ بِہٖ مِنَ السِّفَاحِ۔ اھ۔

وَفِی الْمِرْقَاۃِ :۔ قِیْلَ تِلْکَ البَنَاتُ لَمْ تَکُنْ بَالِغَاتٍ حَدَّ الشَّھْوَۃِ وَکَانَ دُفُّھُنَّ غَیْرَ مَصْحُوْبٍ بِالجَلَاجِلِ۔ قَالَ اکمل الدین :۔ الدُّفُّ بِضَمِّ الدَّالِ اَشْھَرُ وَاَفْصَحُ، وَیُرْوٰی بالفَتْحِ اَیْضًا۔ وفیہ دلیلٌ عَلٰی جَوَازِ ضَرْبِ الدُّفِّ عِنْدَ النِّکَاحِ وَالزِّفَافِ لِلْاِعْلَانِ۔ وَاَلْحَقَ بَعْضُھُمُ الخِتَانَ وَالعِیْدَیْنِ وَالقُدُوْمَ مِنَ السَّفَرِ وَمُجْتَمَعَ الاحبابِ لِلسُّرُوْرِ وَقَالَ المُرَادُ بِہِ الدُّفُّ الَّذِیْ کَانَ فِیْ زَمَنِ المُتَقَدِّمِیْنَ وَاَمَّا مَا عَلَیْہِ الجَلَاجِلُ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ مَکْرُوْھًا بِالاِتِّفَاقِ

میں نے کہا :۔ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابیو! آپ حضرات کے سامنے یہ ہو رہا ہے؟ فرمایا بیٹھ جاؤ، اگر تمھارا ارادہ ہو تو ہمارے ساتھ سنو، اور اگر چاہو تو چلے جاؤ۔ شادی کے وقت ہمیں لہو کی رخصت دی گئی ہے۔

امام بدرالدین محمود عینی، عمدۃ القاری میں حدیث اول کے تحت فرماتے ہیں :۔ اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (یہاں تک کہ فرمایا) اُن فوائد میں سے یہ ہے کہ دین کے شارع، اور حلال کو حرام سے ممتاز فرمانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دف بجانا، دف اور جائز گانے کے ذریعہ نکاح کا اعلان کرنا تاکہ فرق ہو جائے نکاح میں اور زنا میں جو چھپا کر ہوتا ہے۔

مرقات میں ہے :۔ کہا گیا کہ وہ لڑکیاں حدِ شہوت کو نہ پہونچی تھیں۔ اور ان کے دف میں جھانجھ نہ تھے۔ اکمل الدین بابرتی نے فرمایا :۔ دُف :۔ دال کے پیش کے ساتھ زیادہ مشہور و فصیح ہے اور زبر کے ساتھ بھی مروی ہے[1]۔ اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دَف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد، اور احباب کے اجتماع مسرّت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ اور بابرتی نے فرمایا :۔ اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ لیکن ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق "مکروہ ہونا چاہیئے"۔

[1] اردو میں یہی مستعمل ہے ۱۲ م

وَفِی العَینِیِ تحتَ الثّانی :- فِی التَّوضِیح اتّفقَ العُلَمَاءُ عَلٰی جَوَازِ اللَّھوِ فِی وَلِیمَۃِ النِّکَاحِ کَضَربِ الدُّفِّ وَشِبھِہٖ الخ۔

وَفِی المِرقَاۃِ تحتہ :- مَا کَانَ مَعَکُم لَھوٌ. ای اَلَم یَکُن مَعَکُم ضَربُ دُفٍّ وَقِرَاءَۃُ شِعرٍ لَیسَ فِیہِ اِثمٌ۔ وَھٰذَا رُخصَۃٌ عِندَ العُرسِ کذا قِیل. وَالاَظھرُ مَا قَالَ الطِّیبِیُّ :- فِیہِ مَعنَی التَّحضِیضِ کَمَا فِی حَدِیثِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنھَا :- اَلَا اَرسَلتُم مَعَکُم مَن یَقُولُ : اَتَینَاکُم۔ الحدیث اھ ملخصًا

وَفِیھَا تحتَ الحدیثِ السابع :- اَی وَاِنَّ اللہَ یُحِبُّ اَن تُؤتٰی رُخصُہٗ کَمَا یُحِبُّ اَن تُؤتٰی عَزَائِمُہٗ اھ. قُلتُ فَالتَّحضِیضُ کَالتَّحضِیضِ عَلَی الرُّخصَۃِ لَا لِاَنَّہُ الاَفضَلُ۔ فَافھَم۔

---

عینی میں حدیث ثانی کے تحت ہے :- توضیح میں ہے کہ ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اُس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔ الخ

اور مرقات میں اِسی حدیث دوم کے تحت ہے :- مَا کَانَ مَعَکُم لَھوٌ یعنی کیا تمہارے ساتھ دف زنی اور ایسی شعر خوانی نہ تھی جسمیں گناہ نہ ہو۔ یہ شادی کے موقع پر رخصت ہے، ایسا ہی کہا گیا۔ اور زیادہ ظاہر وہ ہے جو علامہ طیبی نے فرمایا :- اس جملہ میں تحضیض اور برانگیختہ کرنے کا معنی پایا جاتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کیا تم نے اپنے ساتھ اس کو نہ بھیجا جو کہے اتیناکم الخ۔ اھ ملخصًا۔

مرقات ہی میں ساتویں حدیث کے تحت ہے :- یعنی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اُس کی رخصتوں کی بھی بجا آوری ہو جیسے اُسکو یہ محبوب ہے کہ اس کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے اھ۔

قلتُ (امام احمد رضا فرماتے ہیں) اس کام پر برانگیختہ کرنا اور اس کی ترغیب دینا اس بنا پر نہیں ہے کہ وہ افضل ہے بلکہ یہ ترغیب ایسی ہے جیسے کسی رخصت کی ترغیب دی جاتی ہے (مثلاً سفر میں روزۂ رمضان کی بجا آوری عزیمت ہے اور قضا کرنا رخصت۔ اگر کسی کو قضا کرنے کی ترغیب دی جائے تو اس کا معنی یہ نہ ہوگا کہ یہ افضل ہے بلکہ اس کے حال اور آسانی کی رعایت کرتے ہوئے یہ ایک رخصت کی ترغیب ہوگی۔ ۱۲۔ مترجم)

وَفِی اَشِعَّۃِ اللَّمعَاتِ تحتَ الحدیثِ السَّادسِ ۔ تغنّی مباح است در نکاح شل دف اھ

وَفِی حَظْرِ رَدِّ المُحتار قُبَیْلَ فَصلِ اللّبسِ :۔ عَنِ الحَسَنِ لَا بَاسَ بِالدُّفِّ فِی العُرسِ لِیَشتَہِرَ ۔ وَفِی السِّرَاجِیَّۃِ ھٰذا اِذا لَمْ یَکُنْ لَہٗ جَلَاجِلُ ، وَلَمْ یُضْرَبْ عَلٰی ھَیْأَۃِ التَّطَرُّبِ ۔ اھ۔

وَفِی الھِندِیَّۃِ :۔ سُئِلَ اَبُو یُوسُفَ عَنِ الدُّفِّ اَتَکرَھُہٗ فِی غَیرِ العُرسِ بِاَنْ تَضرِبَ المَرْأَۃُ فِی غَیرِ فِسقٍ لِلصَّبِیِّ :۔ قَالَ لَا اَکرَھُہٗ ، وَاَمَّا الَّذِی یَجِیءُ مِنْہُ اللَّعِبُ الفَاحِشُ لِلغِنَاءِ فَاِنِّی اَکرَھُہٗ کَذَا فِی مُحِیطِ السَّرَخسِیِّ ۔ وَلَا بَاسَ بِضَربِ الدُّفِّ یَومَ العِیدِ کَذَا فِی خِزَانَۃِ المُفْتِینَ ۔ اھ۔

وَفِی شَہَادَاتِ رَدِّ المُحتار :۔ جَوَازُ ضَربِ الدُّفِّ فِیہ (ای فی العرس) خَاصٌّ بِالنِّسَاءِ لِمَا فِی البَحرِ عَنِ المِعرَاجِ بَعدَ ذِکرِہٖ اَنَّہٗ مُبَاحٌ فِی النِّکَاحِ وَمَا فِی مَعنَاہُ مِنْ حَادِثِ سُرُورٍ ، قَالَ :۔ وَھُوَ مَکرُوہٌ لِلرِّجَالِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ لِلتَّشَبُّہِ بِالنِّسَاءِ اھ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

---

اشعۃ اللعات میں چھٹی حدیث کے تحت ہے :۔ نکاح میں گانا بھی مباح ہے جیسے دف بجانا

ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ میں فصل لباس سے ذرا پہلے ہے :۔ حسن (بصری) کی روایت ہے شادی کے اندر، اشتہار واعلان کی خاطر دف بجانے میں حرج نہیں ۔ سراجیہ میں ہے یہ (دف بجانا) اس شرط کے ساتھ (جائز) ہے کہ اس میں جھانج نہ ہوں اور طرب ومستی کے طور پر نہ بجایا جائے ۔ اھ

عالمگیری میں ہے :۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے دف کے بارے میں سوال ہوا :۔ کیا غیر شادی میں آپ اسے مکروہ جانتے ہیں ۔ مثلاً اس طرح کہ عورت کسی غیر گناہ میں بچہ کیلئے بجائے ؟ ۔ فرمایا :۔ میں اسے مکروہ نہیں کہتا ۔ ہاں وہ دف جس سے راگ کے باعث حد سے زیادہ کھیل وجود میں آتا ہے ۔ اُسے تو یقیناً مکروہ رکھتا ہوں ۔ ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے ۔ عید کے دن دف بجانے میں حرج نہیں ایسا ہی خزانۃ المفتین میں ہے ۔

ردالمحتار کتاب الشہادات میں ہے ۔ شادی میں دف بجانے کا جواز عورتوں کیساتھ خاص ہے ۔ اس لئے کہ بحر الرائق میں معراج الدرایہ سے منقول ہے ۔ یہ تذکرہ کرنے کے بعد کہ یہ نکاح میں مباح ہے اور بھی کسی ایسی خوشی کی تقریب میں جو معنی نکاح میں ہو ۔ فرمایا :۔ یہ مردوں کیلئے بہرحال مکروہ ہے ۔ کیونکہ اسمیں عورتوں کی مشابہت ہے ۔ اھ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم اور اللہ خوب جاننے والا ہے ۱۲ مترجم محمد احمد

مسئلہ ② از موضع حرنیگل ضلع کرلا، علاقہ بنگالہ۔ مرسلہ مولوی عبد الحمید صاحب ۲ ربیع الاول

کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل میں۔

سوال اول کہ شادی وغیرہ میں آتشبازی چھوڑنا جائز ہے یا نہیں؟۔

سوال دوم اعلان کیلئے شادی میں بندوق چھوڑنا جائز ہے یا نہیں؟۔

## الجواب

جواب سوال اول:۔ ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا

(اور فضول نہ اڑا، بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ کنز الایمان پ ۱۵ ع ۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللهَ تعالیٰ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الامهات، ووأدالبنات، ومنعا وهات، وَكَرِهَ لكم قيل وقال، وكثرةَ السؤال، وإضاعةَ المال —

رواه الشيخان عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ماؤں کی نافرمانی کرنا، بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا، روکنا اور مانگنا۔ اور تمہارے لئے ناپسند رکھا قیل وقال (بسیار گوئی اور بے جا بحث وگفتگو) کثرت سوال، اور بربادی مال۔ اسے بخاری ومسلم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲م)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال دوم:۔ جائز ہے۔

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عن أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ الصِّدِّيقَةِ رَضِيَ اللهُ تعالیٰ عنها قَالَتْ قَالَ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:۔ أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ[1] فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ۔

امام ترمذی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ نکاح کا اعلان کرو۔ اسے مسجدوں[1] میں رکھو، اس پر دف بجاؤ ۱۲ مترجم)

[1] مرقات میں اس حدیث کے تحت ہے۔ مسجد میں نکاح رکھنا یا اس فائدہ کے پیش نظر ہے کہ اس سے اعلان زیادہ ہوگا یا برکت مقام حاصل کرنے کے لئے یا یہ فال نیک لینے کیلئے کہ مسجد بھی جائے اجتماع

آتشبازی

شادی میں کھیل ولہو

وَرَوَاہُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ، وَابْنُ حِبَّانَ فِی صَحِیْحِہٖ، وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ، وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ، وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ:- اَعْلِنُوا النِّکَاحَ - واللہ تعالیٰ اعلم۔

(امام احمد بسند صحیح ۔ ابن حبان اپنی صحیح میں طبرانی معجم کبیر میں ۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں ۔ اور حاکم مستدرک میں بروایت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں ـــــ سرکار نے فرمایا : نکاح کا اعلان کرو ۔)

**مسئلہ (۳)** مسئولہ سید محمود الحسن صاحب نبیرہ ڈپٹی اشفاق حسین صاحب ۲۵ رمضان ۱۳۱۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں ؟ ۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا ۔

آتشبازی

## الجواب

ممنوع و گناہ ہے لقولہ تعالیٰ ۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۔ ولقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثٌ ۔

(کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۱۲) (اور فضول نہ اڑا ۔ کنز الایمان) (مومن کا ہر لہو حرام ہے ۔ سوائے تین کے ۱۲ مترجم)

مگر جو صورت خاصہ لہو و لعب ۔ و تبذیر و اسراف سے خالی ہو ۔ جیسے اعلان ہلال ، یا جنگل میں ، یا وقت حاجت شہر میں بھی دفع جانورانِ موذی یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں کے بھگانے اڑانے کو ، ناڑیاں ، پٹاخے ، تو مڑیاں چھوڑنا ۔ فَاِنَّ الْاُمُوْرَ بِمَقَاصِدِھَا[1] وَقَالَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ، وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی ۔

واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم ۔

---

ہے اور نکاح کی غرض بھی زن و شوہر کا اجتماع ہے ۔ اگر فضیلت مقام کیساتھ فضیلت وقت (شلا روز جمعہ) کی بھی رعایت کرلی جائے تو بہتر و مناسب ہے کہ یہ نور علیٰ نور ۔ اور سرور بالائے سرور ہوگا ۱۲ ملخصاً محمد احمد

[1] کیونکہ امور کا حکم ان کے مقاصد پر ہوتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ اعمال کا حکم نیتوں ہی پر ہے ۔ اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جسکی اس نے نیت کی ۱۱ ۔ مترجم محمد احمد مصباحی

مسئلہ ④ از موضع بیشکٹالی ضلع کرلا۔ ملک بنگالہ۔ مرسلہ مولوی محمد الٰہی بخش صاحب ۲۴ شوال ۱۳۱۴ھ۔

قبلۂ شفقت و مرحمت و کعبۂ عاطفت و رافت، واسطۂ حصولِ عزت دو جہانی، وسیلۂ حصولِ سعادتِ جاودانی۔ اَبَّدَ اللہُ اَنۡعُمَہُمۡ وَعَمَّ نَوَالَہُمۡ، دَامَتۡ شُمُوۡسُ عِنَایَاتِہِمۡ بَازِغَۃً

نامۂ فدویت و ارادت را، بغازۂ مفاخرت و سعادت، مانند گل رنگیں ساختہ، بگزارش مدعا پرداختہ کہ ایں احقر را برائے چند مسائل بغایت ضرورت افتاد، لہٰذا بسیار حیران و سرگرداں است، و نیز کسے را چنداں غربا نوازی بیند کہ بخوب ترین جواب از کتب معتبرہ ارزانی داشتہ، خاطر ایں فدوی را تسکین دہد، و ہم تشفی خاطر باشد۔ لہٰذا بجائے شان کیوان ایوان (زحل، و آسمان ہفتم ۱۲) معروض می دارد کہ از روئے بندہ نوازی جواب مسائل ذیل را بطریق فتاوی (فقیہاں) عطا فرمایند۔

شخصے (کلمہ) اکثر اوقات بعض طائفہ می بیند، و در مجلس ایشاں نشیند، و نیز در لہو و لعب غیر مشروع کہ در مذہب حنفیہ حرمتش ثابت شدہ مستغرق ست، مرتکبِ ایں محرمات فاسق ست یا نہ؟ ـــ فاسقیت را بخوب ترین دلائل ثابت فرمایند ـــ و نیز آں شخص تنباک کشی می کند، و کراہت تنباک کشی ثابت کردہ باشند ـــ و در صلاۃ اقتدا بایں شخص کراہیت است یا نہ؟ ـــ زیادہ آفتاب بندہ نوازی از افق مرحمت گستری درخشاں باد۔

عرض داشت :۔ فدوی : محمد الٰہی بخش عفی عنہ،

## الجواب

---

ترجمۂ سوال

[1] ایک شخص اکثر اوقات بعض طوائف کو دیکھتا ہے اور انکی مجلس میں بیٹھتا ہے، ایسے ناجائز لہو ولعب میں جن کی حرمت مذہب حنفی میں ثابت ہے، غرق ہے ان حرام کاموں کا مرتکب فاسق ہے یا نہیں؟۔ فاسق ہونے کو بہترین دلائل سے ثابت فرمائیں۔ وہ شخص تمباکو بھی پیتا ہے۔ تمباکو پینے کی کراہت ثابت فرمائیں۔ نماز کے اندر اس شخص کی اقتدا میں کراہت ہے یا نہیں؟ ـــ ۱۲ مترجم

اَللّٰهُمَّ غَفْرًا ۔ در فاسق و فاجر و مرتکبِ کبائر بودنِ ایں کس چہ جائے سخن و مجالِ دم زدن؟

قال اللہ تعالیٰ :۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥

اے نبی مسلماناں را فرمائے تا چشمان خود بپوشند و شرم گاہ خود را نگاہ دارند۔ ایں پاکیزہ تر است مر ایشاں را ۔ ہر آئینہ خدائے آگاہ ست بہر کارے کہ می کنند،

وقال تعالیٰ :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ٥

از مردماں کسے ست کہ می خرد سخن لاغ و بازی تا براندازد از راہ خدائے ، نادانستہ ، و سخرہ گیرد آں را مر ایں کساں را کیفرے ست خوار کنندہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و امام حسن بصری و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد و مکحول وغیرہم ائمہ صحابہ و تابعین، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دریں آیۂ کریمہ سخن لاغ و بازی را بہ غنا و سرود تفسیر فرمودہ اند۔

---

**ترجمۂ جواب** :۔ خداوندا! مغفرت سے نواز۔ اس شخص کے فاسق و فاجر اور کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے میں کیا کلام؟ اور دم مارنے کی کون سی گنجائش۔؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ اے نبی مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں ذرا نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ہر اس کام کی خبر ہے جو وہ کرتے ہیں (سورۂ نور پ ۱۸ ع ۱۰)

اور فرمایا :۔ کچھ لوگ کھیل تماشہ کی بات خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے، اور اسے ہنسی بنالیں، ایسے لوگوں کیلئے عذاب ہے خوار کرنے والا۔ (سورۂ لقمٰن پ ۲۱ رکوع ۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، امام حسن بصری، سعید بن جبیر، عکرمہ، مجاہد، مکحول وغیرہم ائمہ صحابہ و تابعین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ نے اس آیت کریمہ میں لہو الحدیث "(کھیل کی بات) کی تفسیر گانے اور راگ سے فرمائی ہے۔

حرام لہو و لعب اور غنا

ابوالصہبا گوید :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما را ازیں آیت پرسیدم گفت :- ھُوَ الغِنَاءُ، وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - او سرود ست، سوگند بخدائے کہ ہیچ خدا نیست جز او یُرَدِّدُھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ - سہ بار ہمیں سخن و سوگند را تکرار فرمود - بلکہ خود در حدیث آمدہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود

لَا یَحِلُّ تَعْلِیْمُ الْمُغَنِّیَاتِ وَلَا بَیْعُھُنَّ وَاَثْمَانُھُنَّ حَرَامٌ، وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الحدیث

روا نیست زنانِ سرایندہ را آموختن، و نہ آنہا را خریدن و فروختن۔ و بہائے آنہا حرام ست۔ و در ہمچنیں کارہا، آیت فرود آمدہ ست کہ :- برخے از مردم سخن لاشئی خرند تا مردماں را از راہِ خدا دور برند رواہ (۱) البغوی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَقَالَ تَعَالٰی :- قَالَ اذْھَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْھُمْ بِصَوْتِکَ -

حق جل و علا مر ابلیس لعین را فرمود، دور شو، پس ہر کہ از فرزندانِ آدم پیروی کند پس ہر آئینہ دوزخ پاداش ہمہ شماست پاداش کامل، و سُبک سار کن و بلغزاں ہر کہ مقدور تست از ایشاں، بآواز خود

ابوالصہبا کہتے ہیں :- میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا :- کھیل کی بات (سے مراد) گانا ہے، قسم اس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ تین بار اسی کلام و قسم کو دہراتے رہے۔

بلکہ خود حدیث میں وارد ہے، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

(۱) لَا یَحِلُّ تَعْلِیْمُ الْمُغَنِّیَاتِ وَلَا بَیْعُھُنَّ وَاَثْمَانُھُنَّ حَرَامٌ، وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ الحدیث۔

گانے والی عورتوں کو سکھانا اور انکی خرید و فروخت جائز نہیں، اور انکی قیمت ہے۔ ایسے ہی کام کے بارے میں یہ آیت ہوئی ہے کہ کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے دور کردیں۔ یہ حدیث امام بغوی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

باری تعالیٰ نے ابلیس لعین سے فرمایا :-

اِذْھَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝

دور ہو جا، تو اولاد میں سے جو تیری پیروی کرے تو جہنم تم کا بدلہ ہے بھرپور سزا، اور

امام مجاہد کہ از اجلۂ تلامذہ سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس ست رضی اللہ تعالیٰ عنہم دریں آیۂ کریمہ آواز شیطان را بغنا و مزامیر تفسیر کردہ است۔

وقال تعالیٰ:۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ۔ الآیہ

اے نبی زنان مومنات را فرمائے کہ بزنند سر اندازہا خود را بر گریبانہائے خود (تا سر و مو و سینہ و گلو ہمہ نہاں ماند) و وا ننمایند آرائش خود را مگر شوہران یا محارم۔

وقال تعالیٰ فی اخر الکریمۃ:۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

وزناں نہ زنند پاہائے خویش تا دانستہ شود آنچہ نہاں می دارند از آرائش خود، و ہمہ باز گردید بسوئے خدا اے مسلمانان تا بکام رسید۔

وقال تعالیٰ:۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

نزدیک مشوید کارہائے بیحیائی را ہر چہ از آنہا آشکار است و ہر چہ نہاں۔

---

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ

ان میں سے جس پر تجھے قابو ملے اپنی آواز سے اُسے ہلکا کر اور پھسلا دے۔ (سورہ بنی اسرائیل پ۱۵ ع۷)

امام مجاہد نے جو سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس کے جلیل و بزرگ شاگردوں میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس آیت کریمہ میں "آوازِ شیطان" کی تفسیر گانے اور مزامیر سے کی ہے۔

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ اے نبی ایمان والی عورتوں کو حکم دو کہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سر، بال، سینہ، گلا، سب چھپے رہیں) اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر شوہروں یا محارم کے سامنے۔ (سورۂ نور پ۱۸ ع۱۰)

اور دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے:۔ اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار جان لیا جائے۔ اور سب کے سب اللہ کی طرف رجوع لاؤ اے مسلمانو! تاکہ مراد کو پہونچو۔ (سورہ نور پ۱۸ ع۱۰)

اور فرمایا:۔ بیحیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں سے کھلی ہیں اور جو چھپی (سورہ انعام پ۸ ع۶)

بے پردگی اور ناچ وغیرہ

ایں ہمہ آیات وغیرایں در تحریم ہمہ اجزائے ایں کارِ شنیع، نصِ منیع ست ودر احادیث خود کثرتے ست کہ احصا نتواں کرد۔

بالجملہ زن اجنبیہ را ایں چنیں بے حجابانہ بمجلس مرداں راہ دادن یکے۔ و ہر چہ تمامتر ہر ہفت آراستہ بودنش دو۔ و مرداں را بسوئے او بنظر تلذذ دیدن سہ۔ وباعضائے عورت او، از سر و مو و ساعد و بازو و سینہ و گلو نگریستن چہار۔ و سرود و زمزمہ اش پنج۔ و نغمات مزامیر بر آں آتش تیز و تند شش۔ و پائے کوبی آں زن خاصہ باآواز خلخال و زنگل و زیور ہفت۔ و دیگر حرکات فتنہ انگیز و شہوت خیز ہشت۔ ایں ہمہ ہا در شرع محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام و حرام و حرام ست۔ ظُلُمٰتٌ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ۔ الحاصل حرمت ایں فاحشۂ شنیعہ از مزوریات دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا آنکہ ہر کہ او را حلال داند بالقطع والیقین کافر شود والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہ آیات اور دوسری آیات اس فعل بد کے تمام اجزاء کی حرمت میں روشن و بلند نص ہیں۔ اور احادیث تو اتنی کثرت سے ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔

شمار گناہ مختصر یہ ہے کہ اجنبی عورت کو اس طرح بے حجابانہ، مردوں کی مجلس میں راہ دینا ایک۔ اور اس کا تمام تر آراستہ و پیراستہ ہونا دو۔ مردوں کا اس کی طرف نگاہ لذت اندوزی سے دیکھنا تین۔ اور اس کے اعضائے ستر، سر، بال، کلائی، بازو، سینہ گلا کو دیکھنا چار۔ اس کا نغمہ و ترنم پانچ۔ اُس تیز و تند آگ پر مزامیر کی آواز چھ۔ پازیب اور پایل جیسے زیور کی آواز کے ساتھ اس عورت کا پاؤں پٹکنا سات۔ دوسری فتنہ انگیز اور شہوت خیز حرکتیں آٹھ۔ یہ سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت میں حرام، حرام، حرام ہیں۔ ظُلُمٰت بعضہا فوق بعض۔ تاریکیاں ہیں ایک کے اوپر ایک۔

حاصل یہ ہے کہ اس بدتر بے حیائی کی حرمت، دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزوریات سے ہے کہ جو شخص اسے حلال جانے قطعاً یقیناً کافر ہو جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (خدا کی پناہ)

ودیگر لہو ہائے نامشروع را سائل تعیین نہ کرد، بعضے از لہو ہائے ممنوعہ کبیرہ باشد وبعضے صغیرہ کہ باصرار کبیرہ شود ـــ وعلی الاجمال :- در حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است ۔

کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ وَتَادِیْبَہٗ فَرَسَہٗ، وَمُلَاعَبَتَہٗ امْرَأَتَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ ۔

ہمہ بازیہا باطل ست، مگر تیر اندازی، واسپ تازی، وبازن خود بازی کہ اینہا از حق ست رواہ احمد، والدارمی، وابوداؤد، والترمذی والنسائی، وابن ماجۃ عن عقبۃ بن عامر ـــ والحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ ـــ والطبرانی فی الاوسط عن امیر المومنین عمر ـ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

وخود مومن را ایں حدیث عام وتام وجامع ونافع بسند ست کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا مَا کَانَ مِنْھَا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۔

بردنیا نفریں وبر ہرچہ درانست نفریں، مگر آنچہ ازاں برائے خدائے عزوجل باشد ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ، والضیاء فی المختارہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن ۔

---

دوسرے ناجائز کھیلوں کی سائل نے تفصیل نہ کی ـ ممنوع اور ناجائز کھیلوں میں سے کچھ گناہ کبیرہ ہوتے ہیں، کچھ صغیرہ جو اصرار سے کبیرہ ہوجاتے ہیں ـــ

اجمالی حکم یوں ہے کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہے :-

(۴) تمام کھیل باطل ہیں مگر تیر اندازی، اسپ تازی (گھوڑا دوڑانا) اور اپنی عورت کے ساتھ کھیل کرنا کہ یہ حق ہیں ـــ یہ حدیث امام احمد، دارمی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر سے ـ اور حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ سے ـ اور طبرانی نے معجم اوسط میں، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ۔ ؎۱

مومن کیلئے یہ عام وتام اور جامع ونافع حدیث کافی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا :

(۵) دنیا پر لعنت، اور ہر اس چیز پر جو اس میں ہے مگر وہ کہ خدائے عزوجل کے لئے ہو ـــ اسے ابونعیم نے حلیہ میں اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن روایت فرمایا۔

؎۱ ایک ہی مضمون کی حدیث متعدد صحابہ سے مروی ہو تو متعدد شمار ہوتی ہے ۱۲ مصباحی غفرلہ۔

ودر حدیث دیگر [illegible] اسلام ، [illegible] الی علیہ وسلم :۔

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ وَجْہُ اللہِ تَعَالٰی ۔

بر دنیا لعنت و بر ہر چہ در آنست لعنت جز آنچہ باد رضائے خدا خواستہ شود ـــــ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ باسنادٍ حسنٍ ۔

ودر حدیث آخر ست کہ فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :۔

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا

دنیا ملعونہ است ، و ہر چہ در وست ہمہ ملعون آ جز یاد خدا و آنچہ پسندیدہ اوست و عالمے یا علم آموزے

ودر حدیث آخر ست کہ فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :۔

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھْیًا عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرَ اللہِ ۔

دنیا ملعونہ و ہر چیز دنیا ملعون ، جز بہ نیکی فرمودن ، و از بدی باز داشتن و یاد خدا ـــــ رواہ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ـــــ و عند الطبرانی عنہ فی الاوسط کحدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔

و نماز پس فاسق بکراہت شدیدہ مکروہ است ۔ کما فی الغنیہ وغیرہا ۔ وقد فصلناہ فی رسالتنا "النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید" ۔

ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ؛

امامتِ فاسق

---

دوسری حدیث میں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :۔

(۶) دنیا پر لعنت اور ہر اس چیز پر جو اس میں ہے سوا اسکے جس سے خدا کی رضا طلب کی جائے یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند حسن روایت کی ۔

اور ایک حدیث میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ہے :۔

(۷) دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے مگر خدا کی یاد ، اور وہ جو اُسے پسند ہے اور کوئی عالم یا علم سیکھنے والا ـــــ یہ حدیث ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ۔

(۸) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا :۔

دنیا ملعون ہے ، دنیا کی ہر چیز ملعون ہے مگر نیکی کا حکم دینا ، برائی سے روکنا اور خدا کا ذکر کرنا ـــــ یہ حدیث بزار نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ۔ اور ان سے طبرانی نے معجم

حقہ نوشی

وقلیان کشیدن اگر بعقل وحواس فتور آرد چنانکہ عادت کرد بار مضان معمول جہالِ ہندوستان است خود حرام ست لحدیث اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ نہٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ۔ رواہ احمد وابو داؤد بسند صحیح۔

ورنہ اگر تعاہد نکنند ورائحہ کریہہ آرد مکروہ تنزیہی وخلاف اولیٰ باشد آں چنانکہ سیر وپیاز خام۔ واگر ازیں ہم خالی ست مباح محض ست۔ کما حققہ المولیٰ عبدُ الغنیّ النّابلسیّ فی الحدیقۃ وغیرھا وقد نقلنا القولَ فیہ فی فتاوٰنا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم، وعلمہ جلّ مجدُہ اتمُّ واحکمُ۔

---

اوسط میں جو روایت کی ہے وہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہے۔

**فاسق کی اقتدا** میں نماز سخت مکروہ ہے۔ جیساکہ غنیہ وغیرہا میں ہے۔ اور ہم نے اپنے رسالہ "النّھی الاکید عن الصّلوٰۃ وراء عدی التّقلید" میں اس کی تفصیل کی ہے۔

**حقہ پینا** اگر عقل وحواس میں فتور لائے جیساکہ افطارِ رمضان کے وقت جاہلانِ ہند کا معمول ہے تو خود حرام ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشہ وفتور لانے والی چیز سے منع فرمایا۔ اسے امام احمد اور ابو داؤد نے بسند صحیح روایت کیا۔

ورنہ اگر احتیاط نہ کریں اور بدبو لائے تو مکروہ تنزیہی وخلاف اَولیٰ ہے جیسے کچا لہسن اور پیاز۔ اور اگر اس سے بھی خالی ہو تو محض مباح ہے۔ جیساکہ مولانا عبد الغنی نابلسی نے حدیقہ ندیہ وغیرہا میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان مشمولہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ شائع شدہ از بریلی شریف ۱۴۰۲ھ) اور اللہ پاک وبرتر خوب جانتا ہے اور اس کا علم بہت تام اور پختہ ہے۔ اس کی بزرگی جلیل ہے۔ (مترجم محمد احمد مصباحی بھیروی)

مسئلہ (۱) ۱۴۱۱ھ اسلام، ا... مرسلہ مولوی محمد ریاست علی خاں صاحب - وارد امپور
خانقاہ مولانا ارشاد ... شاہ سلامت اللہ صاحب - غرہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ

ترجمہ سوال و جواب

آپ حضرات علماء کرام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے کہ شادی میں اعلانِ نکاح کی خاطر یا فخر کے طور پر دف بجانا اور بندوقیں چھوڑنا شرع میں جائز ہے یا نہیں؟ - سند کتاب کے ساتھ بیان فرمائیں کہ روز حساب اجر پائیں -

نکاح میں دف وغیرہ

## خلاصۂ جواب مولانا ریاست علی خانصاحب

اعلان نکاح کی خاطر بے جھانج کے دف بجانا اور بندوق چھوڑنا جائز ہے اور فخر و مستی کے طور پر جائز نہیں ۔ حدیث میں ہے:- اس پر دف بجاؤ۔ روزہ کے افطار، روزہ کے وجوب وقت سحر کے اختتام، اور وقت نصف النہار وغیرہ کے اعلان کے لئے توپ سر کرنا، جائز ہے ۔ جیسا کہ اکثر بلاد اسلام خصوصاً مکہ معظمہ میں رواج و دستور ہے ۔ اس کے پیش نظر اعلان نکاح کی خاطر بندوق چھوڑنے کے جواز میں کیا تامل ہے؟ - اس کے لئے تو خود صاحب شرع علیہ السلام کی زبان مبارک سے اعلان کا حکم ہو چکا ہے ۔ ردالمحتار میں ہے:- توپ غلبۂ

---

مَا قولکم ایّہا العلماءُ الکرام رحمکم اللہ فی ھذا المرام اَنّ ضربَ الدُّفِ والبنادیق فی العُرسِ لغرض اعلان النکاح او فخریۃ ھَل یجوز عند الشرع ام لا ۔ بیّنوا بسند الکتاب ، توجروا یوم الحساب ۔

خلاصۃ جواب المولوی ریاست علی خاں

یَجُوزُ ضربُ الدف بلا جلاجل ، والبنادیق لغرض اعلان النکاح ، و لا یجوزُ فخریۃً وتطرّبا ۔ فی الحدیث : اضربوا علیہ بالدّفوفِ ۔ وضربُ المدفع یجوزُ لاعلان انطار الصوم ، وَلزوم الصوم ، واختتام وقت السّحر ، ووقت نصف النہار ، وغیرھا ، کما ھو معتادٌ مُروجٌ فی اکثر بلاد الاسلام خصوصًا فی مکۃ المعظمۃ ۔ فعلی ھذا اِیُّ تأملٍ فی جوازِ ضرب البنادیقِ لغرضِ اعلان النکاح ، لانّہ مَامورٌ بالاعلان ، من لسانِ صاحبِ الشرع ۔ وفی ردّ المحتار :- انّ ضرب المدفعِ یفیدُ غلبۃَ الظنّ واِن کان ضاربہ فاسقًا ، لانّ العادۃ اَنّ الموقت یذھبُ

ظن پیدا کر دیتی ہے اگرچہ بجانے والا فاسق ہی ہو اس لئے کہ [illegible] رمضان، معرفت پر مامور شخص آخر دن میں دار الحکومت جاتا ہے۔ وہاں سے [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقرر کیا جاتا ہے ان قرائن سے غالب گمان ہو جاتا ہے کہ غلطی نہ ہو گی اور فاسد کرنے کا قصد نہ ہوگا، ورنہ لوگوں کو گنہگار بنانا لازم آئے گا ـــــ ردالمحتار ہی میں ہے :۔ ظاہر یہ ہے کہ شہر سے توپوں کی آواز سنکر دیہات والوں پر روزہ رکھنا ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایک نمایاں علامت ہے جو غلبۂ ظن کا فائدہ دیتی ہے ۔ اور غلبہ ظن ایسی حجت ودلیل ہے جو عمل واجب کر دیتی ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ توپیں سر کرنا ایک جائز رواج ہے ۔

ردالمحتار ہی میں ہے :۔ آلہ لہو بعینہ حرام نہیں بلکہ اس لئے حرام ہے کہ اس لہو کا قصد ہو سننے والے کی طرف سے ، یا (اسے بجانے والے) اس میں مشغول ہونے والے کی طرف سے اھ ـــــ میں کہتا ہوں غیر شادی میں آلات لہو کی حرمت ارادۂ لہو کے باعث ہے ۔ اور شادی میں تو لہو مباح ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث سے اس کا ثبوت ہے کہ ایک عورت ایک انصاری مرد کے یہاں شادی کی پہلی شب کو رخصت کی گئی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ کیا تمہارے ساتھ کوئی لہو نہ تھا انصار کو تو لہو پسند آتا ہے ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ۔ یہ جواب اس تقدیر پر ہے کہ بندوق آلۂ لہو ہے ورنہ اس میں پہلے ہی سے کوئی خرابی نہیں ۔ واللہ سبحٰنہ اعلم ۔

---

الی دار الحکم اٰخرَ النہار فیُعَیَّنُ لہ وقت ضربہ ، فیغلِبُ بھٰذہ القرائن عدم الخطأ وعدمُ قصد الافساد ، والا لزم تاثیمُ النّاس ـ وایضا فیہ : والظاہر اَنّہٗ یلزم اھل القریٰ الصوم بسماع المدافع من المصر لانّہ علامۃٌ ظاھرۃٌ تفیدُ غلبۃَ الظّنِّ ـ وغلبۃُ الظّنِّ حجۃٌ موجبۃٌ للعملِ فثبت اَنّ ضرب المدافع مروجٌ مَشروعٌ ـ وایضا فی ردّ المحتار :۔ اٰلۃ اللّھو لیست محرّمۃً لعینھا بل لقصد اللّھو منھا اِمّا من سامعھا او المشتغِلِ بھا اھ ـــــ قلتُ وحرمۃ اٰلات اللّھو لقصد اللّھوِ فی غیرِ العُرس وَاَمّا فی العرس فاللّھوُ مباحٌ مِنْ

---

ـلـہ اس مسئلہ کی تنقیح فاضل بریلوی کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ ۔ مصباحی غفرلہ ۔

## اسکی تا[illegible] [illegible]مت اللہ رامپوری کی جواب کا خلاصہ

اعلان نکاح [illegible] جواز، بلکہ اس کے مسنون ہونے میں کوئی شک نہیں
فتاویٰ غیاثیہ میں ہے :- اعلان و تشہیر کے لئے، نکاح میں دف بجانا سنت ہے۔ اھ ـــ
خلاصہ میں ہے :- دف کا جھانجھ گھونگرو سے خالی ہونا ضروری ہے اھ ـــ طبل کا بھی یہی حکم ہے۔ محقق عینی نے فرمایا :- طبل اُس وقت ممنوع ہے جب لہو کیلئے ہو۔ لیکن غیر لہو کیلئے ہو تو اس میں حرج نہیں۔ جیسے غازیوں کا اور شادیوں کا طبل اھ ـــ شادی اور عید کے موقع پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دف بجانا ثابت ہے اور اس کی تائید اس سے ثابت ہوتی ہے جو امام احمد اور ترمذی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
سرکار نے فرمایا :- حلال و حرام کے درمیان فرق، نکاح میں آواز و اعلان اور دف کا ہونا ہے اور اس سے جو نسائی نے عامر بن سعد سے روایت کی، فرماتے ہیں :- میں قرظہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں آیا جبھی کچھ لڑکیاں گانا گا رہی ہیں میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں بدری صحابیو! یہ فعل آپ کے سامنے ہو رہا ہے؟ - فرمایا :- بیٹھو، اگر چاہو ہمارے ساتھ سنو اور اگر چاہو تو جاؤ - کیونکہ ہمارے لئے شادی کیوقت لہو کی رخصت دی گئی ہے۔

---

حديث عائشة زُفَّتِ امرأةٌ الى رجلٍ من الانصار فقال نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما كان معكم لهوٌ، فانَّ الانصار يُعجِبُهُمُ اللّهوُ، رواه البخارى ـــ وهذا على تسليم انَّ البناديقَ مِن الات اللّهو والّا فلا شناعة فيها من قبلُ۔ والله سبحنه اعلم۔

### خلاصة جواب الشاه سلامت الله فی تائیده

لا ريب فی جواز ضرب الدُّفِّ لاعلانِ النكاح بل فی سُنِّيَّتِه۔ فی الفتاوى الغياثيّة : ضرب الدف فی النكاح اعلانًا وّتشهيرًا سنّةٌ" اه ـــ
وفی الخلاصة : يجب ان يكون بلا سنجات وجلاجل اه ـــ وكذا الطبل۔
وقال المحقّقُ العينىُّ :- والطبلُ اِنّما كانَ مَنهيًّا اِذا كانَ لِلّهوِ. اَمّا لِغيرِه فلاباس كطبل الغزاة والعرس اه ـــ وقد صحّ ضربُ الدّفِ لَيلَةَ العُرسِ وفی الاعياد

خزانۃ المفتین میں ہے : شہرت اور اعلانِ نکاح کی خاطر [illegible] کو دف بجانے میں حرج نہیں ۔ فقیہ ابو اللیث نے فرمایا [illegible] جب اس میں جھانج نہ ہوں ۔ اگر ہوں تو مکروہ ہے ایسا ہی ظہیریہ میں ہے اھ ۔

اقول (میں کہتا ہوں) حدیثوں کا مطلق ہونا تو جھانج کے ساتھ بھی جواز کا اعلان کر رہا ہے شاید کراہت کا قول کسی اور علت کے تحت ہو [1] ۔ محقق عینی کے کلام سے ظاہر ہوا کہ شادی کا دف اور طبل لہو میں داخل نہیں ۔ اور اگر ہوتا بھی [2] تو نص حدیث کے باعث نکاح میں جائز ہوتا جیسا کہ فاضل مجیب نے افادہ فرمایا اور روایت نسائی سے ہم نے اس کی صراحت پیش کی ۔ یوں ہی شادی اور اس جیسے موقعوں پر بندوق اور توپ سر کرنے کے جواز میں بھی کوئی شبہہ نہیں ۔

●

عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، واکد ذالک بما رواہ احمد والترمذی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فصل مابین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح ۔ وبما رواہ النسائی عن عامر بن سعد قال : دخلت علی قرظۃ وابی مسعود الانصاری فی عرس ، واذا جوار یغنین ، فقلت : ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھل بدر یفعل ھذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔ وفی خزانۃ المفتین : لاباس بان یکون لیلۃ العرس دف یضرب للشھرۃ واعلان النکاح ، قال الفقیہ ابو اللیث ھذا اذا لم یکن علیہ جلاجل ، اما اذا کان فیکرہ ، کذا فی الظھیریۃ اھ ۔ أقول اطلاق الاحادیث ینادی بجوازہ مع الجلاجل ایضا ۔ ولعل القول بالکراھۃ لعلۃ اخری ، وقد ظھر من کلام المحقق العینی ان دف العرس وطبلہ لیسا داخلین فی اللھو ، ولو کانا لجازا ایضا فی النکاح بنص الحدیث ، کما افادہ الفاضل المجیب ، وقدمنا التصریح بذالک فی روایۃ النسائی ۔ وکذا لاشبھۃ فی جواز ضرب البنادیق والمدافع فی العرس وامثالہ ۔

[1] اس شبہہ کا حل شافی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ محمد احمد

[2] قابل تنقیح ہے ، فاضل بریلوی کا جواب دیکھیں ۔ ۱۲ محمد احمد ۔

●

## اعلا حضرت قدس سرہ کا جواب

خداوندا! تیرے ہی لئے حمد ہے، اور تیری ہی طرف قصد ہے، درود نازل فرما اپنے حبیب نور معطی سرور پر، اور ان کی آل واصحاب پر روز قیامت تک

ہاں اعلان نکاح کے لئے، اور شرع کی پسندیدہ خوشیوں میں اظہار مسرت کیلئے دف بجانا جائز ومباح ہے۔ اُس میں کوئی گناہ نہیں بلکہ محبوب قصد کیساتھ مندوب ومطلوب ہے۔ لیکن مردوں کیلئے بہر حال مکروہ ہے لہ، اُس کا جواز صرف عورتوں کیلئے ہے جیسا کہ اکابر علماء نے فرمایا۔ اور صرف کمسن باندیوں اور بچیوں کے شایاں ہے ذی حیثیت آزاد عورتوں کے لائق نہیں۔

درمختار میں ہے:۔ شادی میں دف بجانا، جائز ہے۔ اھ ردالمحتار میں فرمایا، اس میں دف بجانے کا جواز عورتوں کے ساتھ خاص ہے۔ معراج سے بحر میں نقل ہے اس ذکر کے بعد کہ:۔ وہ نکاح اور اس جیسے مواقعِ مسرت پر جائز ہے۔ فرمایا وہ مردوں کیلئے بہر حال مکروہ ہے، کیونکہ عورتوں سے مشابہت ہوگی۔ اھ۔

**الجواب**

اللّٰھُمَّ لک الحمد، والیک الصّمد، صل علی حبیبک النور، مانح السرور، وعلی الہٖ وصحبہ الی یوم النشور۔

نعم ضربُ الدُّفِّ لاعلان النکاح، واظہار السرور فی مستحبّاتِ الافراح، جائزٌ ومباحٌ، مَافیہ جناحٌ، بل مندوبٌ ومطلوب، بالقصدِ المحبوب، لکن یُکرہ للرجال، بکل حال، وانما جوازہ للنساء، علی مَاقالہ فحول العلماء، وانما ینبغی لنحو الجواری، من الاماءِ والذرادِی، دونَ السّروات، ذوات الھیآت۔

فی الدر المختار:۔ جاز ضرب الدف فیہ اھ۔ یرید العرس۔ قال فی ردالمحتار:۔ جواز ضرب الدف فیہ خاص بالنساء لما فی البحر عن المعراج بعد ذکرہ انہ مباحٌ فی النکاح ومَا فی معناہ من حادث سرور، قال: وھو

لہ گذشتہ دو جوابوں میں اسکی صراحت نہ ہوسکی۔ ۱۲م

**حدیث:-** ابن حبان نے اپنی صحیح میں ام [illegible] ابن [illegible] کرد [illegible] رضی [illegible] سے روایت کی، فرماتی ہیں:- میرے پاس انصار کی ایک [illegible] (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) [illegible] تو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- کیا عورتوں نے گانا گا [illegible] (یعنی [illegible] گانے والی نہیں ہو۔) اس قبیلۂ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

علامہ علی قاری نے فرمایا:- تورپشتی فرماتے ہیں:- احتمال ہے کہ عورتوں کی جماعت کیلئے صیغۂ غائب ہو (تَغَنَّيْنَ، تفعل سے فعل ماضی جمع مونث غائب) اوران سے مراد باندیاں اورکم حیثیت عورتیں ہوں جو اس شادی میں صدیقہ کے تابع تھیں — اس لئے کہ شریف وآزاد عورتوں کو دف بجانے سے عار ہوگا۔ اور ہوسکتا ہے کہ صیغہ جمع مونث حاضر ہو (تُغَنِّيْنَ باب تفعیل سے)۔ اور حکم واجازت دینے والے کی طرف نسبتِ فعل کے باب سے ہو۔ **قلت** (علامہ علی قاری فرماتے ہیں) اس کی موید اگلی روایت بھی ہے جس میں ارشاد ہے أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ کیا تم کسی گانے والی کو اس کے ساتھ بھیجا؟ مرقات ج ۳ ص ۴۲۶۔

---

مکروہ للرجال، علی کل حال، لِلتَّشَبُّهِ بالنساء۔ اھ۔

**واخرج ابنُ حبان فی صحیحہ عن اُمِّ المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ** تعالیٰ عنہا قالت: کانت عندی جاریۃٌ مِن الانصار زَوَّجْتُہا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا تُغَنِّیْنَ فان ھذا الحیَّ من الانصار یُحِبُّوْنَ الغناء۔

قال القاری:- قال التورپشتی:- یحتمل اَنْ یکون علی خطاب الغیبۃ بجماعۃ النساء، والمرادُ ھُنَّ مَن تَبِعَھَا فی ذالک من الاماءِ والسَّفلۃ، فان الحرائرَ یَسْتَنْکِفْنَ عن ذالک۔ وان یکون علی خطاب الحضور لَھُنَّ، ویکون من اضافۃ الفعل الی الاٰمِرِ بہ والاٰذن فیہ۔ قلت: ویُؤَیِّدُہ الروایۃ الاٰتیۃ: ارسلتم معھا من تغنی الخ۔

**اما الجلاجل** فمن اللّھو الباطل، والنھی عنھا مشھور، وفی زبُرِ الصدور مزبور، وذالک لما فیھا من التطریب۔ وقد ذکرھا

اہلا سہلام، ا... ...اطل کھیل ہے۔ اس سے ممانعت مشہور ہے اور سینوں کے ... ...ہے کہ اس میں طرب انگیزی ہے۔ جب خود سادہ دف بطور طرب ... ...مذمت ہے کہ اس کا کیا حال ہوگا جو بعینہٖ عیب ہے۔ فاضل مجیب علامہ شامی سے وہ فتاوٰی سراجیہ سے نقل کر چکے کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھونگرو نہ ہوں اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ اھ۔

زمانہ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھونگرو ہونے کا ثبوت نہیں، یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا ــــ مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے:- (تو ہماری کچھ چھوٹی لڑکیاں) جُوَیْرِیَاتٌ" بصیغۂ تصغیر ــــ کہا گیا کہ ان سے مراد انصار کی بیٹیاں ہیں نہ کہ باندیاں (دف بجانے لگیں) کہا گیا کہ وہ لڑکیاں حدِ شہوت کو نہ پہونچی تھیں اور ان کا دف گھونگروں سے خالی تھا۔ اکمل الدین بابرتی نے فرمایا:- اس سے مراد وہ دف ہے جو متقدمین کے زمانہ میں تھا۔ لیکن وہ جس میں گھونگرو ہوتے ہیں اسے تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہیئے۔ ملخصا (مرقات ج ۳ ص ۲۱۹)

---

ضرب السا ذج علیٰ ھیأۃ الطرب ؛ فکیف بما بہ فی نفسہ مُعَیَّب ؛ وقد تقدّم الفاضل المجیب عن العلامۃ الشامی عن الفتاوی السراجیہ: ان ھذا ای جواز ضرب الدُّفِّ فی العرس اذا لم تکن لہ جلاجل، ولم یضرب علی ھیأۃ الطرب اھ ولم یَثْبُتْ وجودُ الجلاجلِ فی الدُّفوف فی زمن الحدیث والرسالۃ؛ بل ھو لھو حدیثٌ اِخترعہ بعدہ اھل اللَّعب والبطَالَۃ ؛ فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ (فجعلت جویریاتٌ لَّنا) بالتصغیر، قیل المرادُ بِھِنَّ بناتُ الانصار لا المملوکات (یضربن بالدف) قیل تلک البناتُ لم تکن بالغاتٍ حَدَّ الشہوۃ، وکان دفھُنَّ غیر مصحوب بالجلاجل ـ قال اکمل الدین المرادُ بہ الدُّفّ الذی کان فی زمنِ المتقدمین، واَمّا مَا علیہ الجلاجل فینبغی ان یکونَ مکروھا بالاتفاق اھ ملخصاً ولا یذھبنَّ عنک انّ اللّھو حقیقۃ حرامٌ کلُّھَا ؛ دِقُّھا وجِلُّھا ؛

---

لہ فاضل مؤید مولانا رامپوری کے شبہ کا ازالہ ۱۲ محمد احمد۔

**مسئلہ لہو کی تنقیح:** خیال رہے کہ حقیقتاً [illegible] بن عبا [illegible] کرد [illegible] رمضان [illegible] زیادہ جو شادی وغیرہ میں جائز [illegible] فرمایا گیا [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] مباح ومندوب ارادے سے نہ کہ تماشا اور معیوب کھیل کے [illegible] صورۃً لہو کہا گیا ہے جیسے تینوں سنتوں گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

اس توضیح سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث اور محقق عینی وغیرہ کے اس قول میں کوئی منافات نہیں کہ:۔ دف بجانا بھی ممنوع ہے کہ لہو کیلئے ہو غیر لہو کے لئے ہو تو حرج نہیں، جیسے غازیوں اور شادیوں کا طبل۔

رد المحتار میں کفایہ شرح ہدایہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:۔ لہو کا حرام ہونا نص سے ثابت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن کا لہو باطل ہے مگر تین چیزوں میں۔ اپنے گھوڑے کیساتھ کھیل کرنا۔ تیر اندازی۔ اور اپنی اہل کیساتھ کھیل کرنا۔ اھ۔

قلتُ (فاضل بریلوی فرماتے ہیں) اس حدیث کو حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں روایت کیا۔

---

امّا ما اُبِیحَ فی العرس ونحوہ من ضرب الدُّفِّ وانشادِ الاشعار المباحۃ بالقصد المباح او المندوب لا للتّلہّی واللّعب المعیوب فانما سمّی لھواً صورۃً کما سُمّیت السنن الثلث بہ ملاعبۃ الفرس والمرأۃ والرمی بذالک لذالک بالضرورۃ ـــ فلا منافاۃ بین حدیث قَرَظَۃ بن کعب وابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما، وقولِ المحقق العینی وغیرہ "انما کان منھیًا اذا کان للھو واما لغیرہ فلاباس کطبل الغُزاۃ والعُرس"۔

قال فی ردّ المحتار نقلا عن الکفایۃ شرح الھدایۃ: "اللھو حرام بالنص قال علیہ الصلاۃ والسلام: لھو المومن باطل الا فی ثلث: تادیبہ فرسہ۔ وفی روایۃ ملاعبتُہ بفرسہ۔ ورمیہ عن قوسہ۔ وملاعبتہ مع اھلہ اھ

قلتُ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بلفظ: کُلّ شئٍ من لھو الدنیا باطل الا ثلثۃ: انتضالک بقوسک، وتادیبک فرسک، وملاعبتک اھلک فانھُنّ من الحق ھذا مختصر

كُلُّ شَيْءٍ ... لہو دنیا کی ہر چیز باطل ہے مگر تین چیزیں تیراپنی
ثَلٰثَةٌ اِنْتِضَا... دشمنوں ... کرنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا
فَرَسَكَ وَمُلَاعَبَ... اَهْلِكَ ... اپنی زوجہ سے ملاعبت کرنا۔ کہ یہ تینوں حق
مِنَ الْحَقِّ۔ ہیں۔

یہ حدیث مختصر ہے۔ حاکم نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے ذہبی نے اس سے اختلاف کیا۔ ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان۔ عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔ انھوں نے کہا مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ (اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی)۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔
قلتُ میں کہتا ہوں محمد رجال مسلم سے "صدوق" ہیں۔ اور عبد اللہ رجالِ صحاح ستہ سے "ثقہ عالم" ہیں۔ دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسندِ حسن جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ فَهُوَ لَهْوٌ وَلَعِبٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَرْبَعَةٌ: مُلَاعَبَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَتَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمَشْيُهُ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ وَتَعْلِيْمُ الرَّجُلِ السِّبَاحَةَ۔

جو چیز بھی یادِ خدا سے نہیں وہ لہو و لعب ہے مگر چار چیزیں مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیراکی سکھانا۔

---

وقال صحیح علی شرط مسلم۔ ونازعه الذهبی، وصحح ابو حاتم وابو زرعة ارساله من طریق محمد بن عجلان عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حُسَیْن قال:۔ بَلَغَنِی ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فذكره۔ قاله فی نصب الرایة قلتُ محمد صدوق من رجال مسلم، وعبد الله ثقة عالم من رجال الستة۔ كلاهما من صغار التابعین۔ فالحدیث صحیحٌ علی اصولنا۔
علا ان النسائی روی بسند حسن عن جابر بن عبد الله وجابر بن عُمَیر

امام طبرانی نے معجم اوسط میں امیر المومنین [illegible] عمر [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رمضان [illegible] سے روایت کی [illegible] نبی صلی اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] ایک [illegible]

کُلُّ لَهْوٍ يُكْرَهُ إِلَّا مُلَاعَبَةَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَمَشْيَهُ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ وَتَعْلِيمَهُ فَرَسَهُ۔

[illegible] ہر [illegible] مگر [illegible] اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔

تو حدیث بلاشبہہ صحیح ہے۔

(دونوں فاضل کامل، صاحب ریاست وسلامت و نفاست وکرامت جناب مجیب وجناب مؤید کی مراد بھی یہی ہوگی۔ (کہ وہ جو صورۃً لہو کہا جاتا ہے۔ جائز ہے) شادی میں جواز لہو سے)

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ فرق ہو جائے نکاح میں اور سفاح وزنا میں جو چھپایا جاتا ہے بتایا نہیں جاتا۔ اور مقصود ہے دور والوں کو آگاہ کرنا، کیونکہ حاضرین تو حاضری کے سبب جان لیں گے۔ اسی لئے تو دف بجانا اور معروف طریقہ پر آواز بجانے اعلان کرنے کا حکم ہوا کیونکہ دور والا تو اسی چیز سے جان پائیگا جو لوگوں میں متعارف ہو۔

---

رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: کل شئ لیس من ذکر اللہ فہو لہو ولعب الا ان یکون اربعۃ: ملاعبۃ الرجل امرأتہ وتادیب الرجل فرسہ، ومشی الرجل بین الغرضین، وتعلیم الرجل السباحۃ

واخرج الطبرانی فی الاوسط عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل لہو یکرہ الا ملاعبۃ الرجل امرأتہ ومشیہ بین الہدفین، وتعلیمہ فرسہ۔

فالحدیث صحیح لاشک وکان ہذا ہو مراد الفاضلین الکاملین ذوی الریاسۃ والسلامۃ والنفاسۃ والکرامۃ، المجیب والمؤید باباحۃ اللہو فی العرس۔

اما ضرب بندقۃ الرصاص لاعلان النکاح فلاشک ان الاعلان مطلوب

حدی[illegible] سلم کا ارشاد اُس (آوازِ بندوق) کو بھی
شامل ہے [illegible]

فصلُ مَا بینَ الحلال والحرامِ الصَّوتُ والدُّفُّ فی النکاح — حلال وحرام کے درمیان فرق یہ ہے کہ نکاح میں آواز ہوتی ہے اور دف۔

اس حدیث کو امام احمد و ترمذی نے روایت کیا، ترمذی نے اُسے "حسن" بتایا۔ اور ابن حبان، دارقطنی، حاکم اور ابن طاہر نے اسے "صحیح" کہا۔

تو حدیث پاک میں حضور نے دف کو خاص نہ کیا، بلکہ مطلق آواز کو رکھا، اور عطف کے ذریعہ مغایرت پیدا کی (جس سے ظاہر ہوا کہ آواز الگ چیز ہے اور دف الگ، اور دونوں ہی سے حلال وحرام کے درمیان فرق ہوتا ہے)۔ بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اِس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

علامہ علی قاری نے فرمایا:۔ ابن ملک فرماتے ہیں:۔ مقصود اِس بات کی ترغیب دینا کہ معاملۂ نکاح کا ایسا اعلان ہو کہ دور والوں پر بھی مخفی نہ رہے فرمایا: شرح السنہ

---

فیہ، مندوب الیہ فصلا بین النکاح، والسفاح: الّذی یکتم، ولا یُعلم — والمقصود اعلام الاباعد والاقاصی، فان الحضور: یعلمونہ بالحضور۔ ولذا امر بالدّفوف: واضطراب الاصوات علی الوجہ المعروف — فان العلم للقاصی انما یحصل بما ھو متعارف عندھم وقد شملہ قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدّف فی النکاح۔ رواہ الائمۃ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حِبان والحاکم عن محمد بن حاطب الجمحی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ حسّنہ الترمذی وصححہ ابن حِبان والدارقطنی والحاکم وابن طاھر۔

فلم یخُص بالدُّفِّ بل اَطلَقَ الصَّوتَ، وغایَرَ بالعطف۔ والبندقۃ صوت یحصل بہ الاعلام: بل ادخل فی المرام۔

قال القاری قال ابن الملکِ:۔ المرادُ الترغیبُ الی اعلانِ امرِ النکاح بحیثُ لایخفٰی علی الاباعد۔ قال، وفی شرح السنۃ، معناہ اعلانُ النکاح

[illegible] عمل [illegible] بن عباس [illegible] کرد رمضان [illegible] کا

میں ہے کہ اس کا [illegible] اس چرچا

جیسے کہا جاتا ہے فلاں [illegible] پھیل گیا۔ اھ۔

**مختصر** یہ کہ نہی مفقود ہے، اور یہ عمل مفیدِ مقصود ہے تو اس کا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ و رسول نے نہیں روکا؟ — جلَّ جلالہٗ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لیکن بعض جاہل وہابیوں — اور میری حیات کی قسم! وہابیہ میں جاہلوں کے سوا اور کوئی ہے بھی نہیں — کا گمان کہ "یہ (بندوق چھوڑنا) اسراف ہے (کیونکہ اس سے کم خرچ میں دف بجا کر مقصد حاصل ہو جاتا ہے) اور اِسراف حرام ہے"۔ یہ اسراف کے معنی سے اِن وہابیہ کی بے خبری ہے — اس سے بڑی جہالت یہ ہے کہ ان کے اَجہل نے اسکی تحریم میں یہ آیۂ کریمہ پڑھ ڈالی۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط بے شک فضول اڑانے والے، شیطانوں کے بھائی ہیں — بے چارے کو پتہ نہیں کہ کتنا واضح فرق ہے، اچھے مقصد میں خرچ کرنے میں اور برے یا بے فائدہ کام کے اندر خرچ کرنے میں؟ — (وہابیہ کے طور پر) مقصد خواہ جائز بلکہ نیک ہی ہو لیکن اس میں خرچ کرنا

---

واضطراب الصوت بہ والذکر فی الناس، کما یقال: فلان تذھب صوتہ فی الناس۔ اھ۔

**بالجملۃ** فالنھیُ مفقود ÷ ویُفید المقصود ÷ فالجواز موجود ÷ والمنع مردود ÷ وھل لاحدٍ اَنْ یَّنھیٰ عمّا لم یَنْہَ عنہ اللہُ ورسولُہ ÷ جلّ جلالُہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّمَ

اَمّا زعمُ بعضِ جَھَلۃِ الوھابیۃ — وَلَعَمْرِی مَا فی الوھابیۃ الّا الجھلۃ اَنّہ اِسراف، والاسراف حرامٌ فجھلٌ منھم بمعنی الاسراف — واعظمُ منہ اَنَّ اَجْھَلَھُمْ تلا فی تحریمہ اٰیۃ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ÷ وَلَمْ یَدْرِ المسکین ÷ ما فی الانفاق فی غرضٍ محمود وفی مذموم او فی عَبَثٍ مِنْ بَوْنٍ مُّبِیْنٍ ÷ ولو کان کل انفاق شیٔ فی غرضٍ مباح بل ومحمودٍ اِسرافًا مَذْمومًا اذا امکن حصولہ باقلَّ منہ، لکانَ کُلُّ تَوَسُّعٍ فی مَاکَلٍ او مشرب ÷

اِسراف مذ [illegible] سے کم خرچ میں ممکن ہو اگر یہ قاعدہ ہوتا تو کھانے پینے، شادی [illegible] تا [illegible] رہنمی [illegible] سعت و فراخی اختیار کرنا حرام ہوتا ـــــ (جس [illegible] جائز ہوتا جو ضروری ہو کہ اس سے کم میں کام نہ چل سکے) حالانکہ یہ بلا کسی نزاع کے صریح نصوص اور اجماع کے خلاف ہے ـــــ ہمارا رب عزّ وجلّ فرماتا ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ظاہر کی، اور پاکیزہ رزق۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ ۔ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔

اسے ترمذی نے بافادۂ تحسین، اور حاکم نے بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ـــــ باوجودیکہ حدیث صحیح میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے:۔

بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ ۔ الحدیث ۔ کافی ہیں ابن آدم کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔

تین لقموں پر قناعت منظور نہ ہو تو اس کے لئے حضور نے یہ رکھا کہ پیٹ کے تین حصے کرے تہائی، کھانے کے لئے، تہائی پانی کے لئے، تہائی، سانس لینے کے لئے۔ حالانکہ بھر پیٹ کھانے کے جواز پر سب کا اجماع ہے۔

---

او منکح او مرکب او ملبس او مسکن حراما ـ وھو خلافُ الاجماع والنصوص الصریحۃ بلا نزاع ـ وھذا ربنا عزّ وجلّ قائلا:۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ـ وھذا نبینا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا:۔ اِنَّ اللّٰهَ تعالٰی یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثرُ نعمتہ علٰی عَبْدِہٖ ـ رواہ الترمذی وحسنہ، والحاکم وصححہ، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـ مع قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح: بِحَسْبِ ابنِ اٰدمَ لُقَیماتٌ یُّقِمْنَ صُلْبَہٗ ـ الحدیث ـ وجعل لمن ابی التثلیث ـ وقد اجمعوا علٰی جوازہ حتی الشبع ـ

یہ مانعین جو اللہ پر اُن باتوں [illegible] ن [illegible] رمضان [illegible] بتاتی ہیں کہ یہ حرام ہے، یہ نا [illegible] بالکل [illegible] اللہ تعالیٰ عنہم [illegible] کھانے کھاتے ہیں نرم ونازک کپڑے پہنتے ہیں، اور کیا کیا کرتے ہیں ۔ [illegible] خرچ کرتے ہیں اگر اس کے دسویں حصّے پر اکتفا کرتے تو کافی ہوتا ۔ دف بجانا بھی تو خرچ سے خالی نہیں، قیمت یا اُجرت تو دینی ہی ہے ۔ ہوسکتا ہے یہ بسا اوقات بارود کے دام سے زیادہ کا پڑجائے ۔

اِسراف کا معنی ہے نامحمود غرض میں خرچ کرنا، میانہ روی سے آگے بڑھنا، اور حد سے تجاوز کرنا و بس ۔ اب دیکھو کہ اِسکو اُس سے کیا نسبت ؟ ۔ اور اللہ تمھاری ہدایت کا مالک ہے ۔

ہاں جو تفاخر کا ارادہ کرے تو یہ یکبارگی سب کا سب حرام ہے ۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ بیشک اللہ کو پسند نہیں غرور کرنیوالا شیخی مارنیوالا ۔

اور اسمیں دف اور بندوق ہی کی کیا خصوصیت ؟ اگر قرآن کی تلاوت کرے اور تفاخر کی نیت ہو تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اور تلاوت کرنیوالا گنہگار و خطا کار ۔ جیسا کہ ظاہر ہے ۔

یہ وہ ہے جو ہمارے نزدیک اِس باب میں ہے ۔ اور ہمارا پاک رب صحیح و درست کو خوب جاننے والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ، اور ان کی آل و اصحاب پر ۔ اٰمین ۔

---

وانت ترٰی ھولاء الناھین المُفتَرِین علی اللہ تعالیٰ بما تصف اَلسِنَتُھُم الکذب: اَنّ ھذا حرامٌ، وھذا ممنوعٌ یاکلون الالوان، ویلبسون الرقاق، ویفعلون ویفعلون ۔ وَلَو اجتزؤا بالعشر مما انفقوا لکفیٰ ۔ وضربُ الدُّفِّ ایضًا لا یخلُو عن نفقۃٍ: اِما ثمنٌ واِما اُجرۃٌ ولعلّہ قد یفوقُ ثمنَ البارود ۔ واِنما السرفُ الصرفُ الٰی غرضٍ لَا یُحمَدُ: وتعدّی القصد وتجاوزُ الحدّ: فانظُر اینَ ھذا مِن ذاک ؟ واللہ یتولّیٰ ھُداک:

نَعَم مَن اَرادَ التَّفَاخُرَ فذالک الحرامُ جملۃً واحدۃً ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ ولَا اختصاصَ لھذا بالدُّف والبندقۃ، بل لو تلا القراٰنَ ونوی التفاخر لکان حرامًا مَحظورًا: والتالی اٰثمًا مَوزُورًا ۔ کما لا یخفیٰ ۔ فھٰذا عندنا فی الباب: وربنا سبحٰنہ اعلم بالصواب: وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا والاٰل والاصحاب: اٰمین ۔

●

مسئلہ ۱۸۱ [illegible] مرسلہ امداد علی صاحب رجمنٹ اسکوتوالی

۲۸ ربیع الاول [illegible]

عالم علو ہمت [illegible] تم بعد تعظیم۔

جناب عالی! ـــــ یہاں ایک امر میں دو فریق برسر جنگ ہیں۔ وہ یہ کہ وقتِ نکاح زید کو خوشبو لگانا اور پھولوں کا گلے میں ڈالنا مسنون ہے یا ممنوع؟ ـــــ یہاں ایک مولوی کاشمیری پھولوں کا گلے میں ڈالنا ناجائز فرماتے ہیں اور بہت زور دیتے ہیں۔ لہذا امیدوار کہ جناب ازراہِ شفقتِ بزرگانہ جو بات حق ہو جواب سے مشرف فرمائیں۔

خوشبو اور پھولوں کے ہار

## الجواب

خوشبو لگانا سنّت ہے اور خوشبو کی چیزیں پھول پتی وغیرہ پسندِ بارگاہِ رسالت ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

تمھاری دنیا میں سے دو چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی۔ نکاح اور خوشبو۔ اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ـــ رواہ الامام احمد والنسائی والحاکم والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جیّد۔

اور فرماتے ہیں:۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔

جسے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں۔۔۔۔۔ کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: الْخِتَانُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّکَاحُ، وَالسِّوَاکُ

چار باتیں انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، اور خوشبو لگانا اور نکاح، اور مسواک ـــ رواہ الامام احمد والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال الترمذی حسن غریب۔

صحیح بخاری شریف میں ہے:- [illegible] عن [illegible] رمضان [illegible]

ان النبیَّ صلی اللہ [illegible] عنہ [illegible] علیہ وسلم خوشبو

لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ [illegible] رواہ [illegible] والامام احمد

والترمذی والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہار کہ گلے میں پہنیں ان میں پھولوں سے اسی قدر زائد ہے کہ انھیں ایک ڈورے میں پرولیا ہے۔ اور گلے میں ڈالنا وہی خوشبو سے فائدہ لینا، اور اپنے جلیس آدمیوں اور فرشتوں کو فرحت پہونچانا ہے۔ کہ کسی برتن میں رکھیں تو اس کا ساتھ لیے پھرنا دِقت سے خالی نہیں، اور ہاتھ میں لیے رہیں تو ہاتھ بھی رُکے، اور پھول بھی جلد کملا جائیں — تو اس قدر سے ممانعت و حرمت و ناجوازی کس طرف سے آگئی؟۔

امام ابن امیر الحاج محمد محمد حلبی حلیہ میں احادیث متعددہ ذکر کرکے فرماتے ہیں:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَلَی امْرَاَۃٍ وبین یَدَیْھَا نَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذا، اَوْ اَفْضَلُ؟۔ فَقَالَ: سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ واللّٰہُ اکبر مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذَالِکَ — رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد۔

فلم ینھھا عن ذالک وانما

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جسکے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح کر رہی تھی حضور نے فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان و بہتر چیز نہ بتادوں؟ — تو فرمایا: سبحٰن اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحٰن اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحٰن اللہ عدد ما بین ذالک وسبحٰن اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر اسی کے مثل۔ اور لا الٰہ الا اللہ اسی کے مثل اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی کے مثل — اسے روایت کیا ابو داؤد، ترمذی، نسائی نے اور اپنی صحیح میں ابن حبان نے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی بتایا۔

تو حضور نے اس عورت کو اس عمل سے

...د...

...ان مكر...

ثُمَّ دَعد... تا...

بِجَوازِ اِتِّخاذِ السُّبحَةِ المَعرُوفَةِ لِاِحصَاءِ عددِ التَّسبِيحِ وغيرہ مِنَ الاذكارِ مِن غَيرِ اَن يَتَوَقَّفَ عَلیٰ وُرُودِ شَيءٍ خاصٍّ فِيهَا بِعَينِها، بَلْ حَدِيثُ سَعدٍ هٰذا كَالنَّصِّ فِي ذالكَ اِذ لَا تَزِيدُ السُّبحَةُ عَلیٰ مَضمُونِهٖ اِلَّا بِضَمِّ النَّوىٰ وَنَحوِهٖ فِي خَيطٍ، ومثلُ ذالكَ لَايَظهَرُ تَاثِيرُهٗ فی المنع — فَلَا جَرَمَ اَن نُقِلَ اِتِّخاذُهَا وَالعَمَلُ بِهَا عَن جَمَاعَةٍ مِنَ السَّادَةِ الاَخيَار — والله سبحٰنه المُوَفِّقُ ۔

منع نہ فرمایا بلکہ اس کے عمل سے آسان تر اور ... دنھیں شاد وہدایت فرمائی ۔ اگر وہ ... مکروہ ہوتا تو ضرور اسے بیان فرماتے ۔

پھر یہ احادیث تسبیح وغیرہ اذکار کا عدد شمار کرنے کے لئے "معروف تسبیح" بنانے کے جواز پر شاہد ہیں ۔ یہ جواز بعینہٖ تسبیح کے بارے میں کوئی خاص حکم وارد ہونے پر موقوف نہیں ۔ بلکہ حضرت سعد کی یہ حدیث گویا اس بارے میں نص ہے ۔ اس لئے کہ "تسبیح" میں اس حدیث کے مضمون سے زائد صرف یہی بات ہے کہ (وہ گٹھلیاں منتشر تھیں اور) تسبیح میں گٹھلیوں یا ان کے مثل کسی چیز کو ایک دھاگے میں جمع کر لیا جاتا ہے ۔ اور اتنی بات کا ممانعت میں کوئی اثر ظاہر نہیں ہو سکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ تسبیح بنانا اور اسے عمل میں لانا برگزیدہ و منتخب بزرگوں کی ایک جماعت سے منقول ہے ۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ توفیق دینے والا ہے ۔ ۱۲ مترجم

جو اسے ناجائز کہتا ہے شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے ۔ اگر سچا ہے تو بتائے کہ اللہ و رسول نے اُسے کہاں منع فرمایا ہے ۔ اور جب اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا تو دوسرا اپنی طرف سے منع کرنے والا کون ؟ ۔ جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم ۔

○
○
○

مسئلہ (۷) از مدراس ۔ جنتا دھارکر [illegible] بن عائشہ کرد رمضان [illegible]
حاجی سید عبدالغفار صاحب [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
پھولوں کا سہرا جس میں کلیاں اور پی دیکھ [illegible] بیّنوا توجروا۔

## الجواب

پھولوں کا سہرا جیسا سوال میں مذکور، رسوم دنیویہ سے ایک رسم ہے جس کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہیں، نہ شرع میں اس کو کرنے کا حکم آیا، تو مثل اور تمام عادات۔ رسوم مُباحہ کے مباح رہے گا۔

شرع شریف کا قاعدۂ کلیہ ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول اچھا بتائیں وہ اچھی ہے اور جسے بُرا فرمائیں وہ بُری، اور جس سے سکوت فرمائیں یعنی شرع سے نہ اس کی خوبی نکلی نہ برائی، وہ اباحتِ اصلیہ پر رہتی ہے کہ اس کے فعل و ترک میں ثواب نہ عقاب — یہ قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اکثر جگہ کام آئے گا۔

آج کل مخالفین اہل سنت نے یہ رَوِش اختیار کرلی ہے کہ جس چیز کو چاہا شرک، حرام، بدعت، ضلالت، کہنا شروع کر دیا اگرچہ وہ فعل صحابہ کرام یا تابعین عظام، یا ائمہ اَعلام سے ثابت ہو۔ اگرچہ وہ فعل اس نیک بات کے عموم و اطلاق میں داخل ہو جسکی خوبیاں صریح قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ پھر سہرے وغیرہ رسمی باتوں کی تو کیا حقیقت ہے؟— اور اس پر طرّہ یہ ہوتا ہے کہ اہل سنت سے پوچھتے ہیں تم جو اِن چیزوں کو جائز بتاتے ہو قرآن و حدیث میں کہاں جائز لکھا ہے؟ —— حالانکہ ان کو اپنی خوش فہمی سے اتنی خبر نہیں کہ جائز کہنے والا دلیلِ خاص کا محتاج نہیں، جو ناجائز کہے وہ قرآن و حدیث میں دکھلائے کہ اِن افعال کو کہاں ناجائز لکھا ہے —— کیا اہل سنت پر لازم ہے کہ وہ جس چیز کو جائز و مباح بتائیں اُسکی خاص صورت کا حکم، قرآن و حدیث میں دکھائیں، اور تم پر کچھ ضرور نہیں کہ جس چیز کو حرام، بدعت، گمراہی کہو خاص اُس کی نسبت ان حکموں کی تصریح کتاب و سنت میں دکھا دو؟؟ —

ان امور کی قدرے تفصیل مسئلۂ قیام میں فقیر نے ذکر کی، اور تحقیقِ کامل تصانیف علمائے اہلِ سنت میں ہے۔ شکر اللہ مَسَاعِیَھُمُ الْجَمِیْلَۃ۔

جب یہ قاعدۂ شرعیہ معلوم ہولیا تو سہرے کا حکم خود ہی کھل گیا۔ اب جو ناجائز

...عـ... سے ثابت کر دکھائیے۔ ورنہ جانِ برادر! شرع تمہاری ز... ممنوع کہہ دو۔

اور سفہاء جیسے ... ہوں کے مسائل میں حدیث " مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا " وغیرہ پیش کرتے ہیں محض بے محل اور اغوائے جہال کہ اس قدر تو طائفہ اسمٰعیلیہ کو بھی مُسَلّم کہ بدعتِ ضلالت وہی ہے جو بات دین میں نئی پیدا ہو، اور دُنیوی رسوم وعادات پر حکم بدعت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً انگرکھا پہننا، پلاؤ کھانا، یا دولہا کو جامہ پہنانا، دولھن کو پالکی میں بٹھانا، اسی طرح سہرا، کہ اُسے بھی کوئی دینی بات سمجھ کر نہیں کرتا، نہ بغرضِ ثواب کیا جاتا ہے۔ بلکہ سب ایک رسم ہی جان کر کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی جاہل اجہل ایسا ہو کہ اسے دینی بات جانے تو اس کی اس بیہودہ سمجھ پر اعتراض صحیح ہے۔

اِسی طرح سہرے کے باب میں حدیث " مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ " پیش کرنا، اور یہ کہنا کہ ہندو بھی سہرا باندھتے ہیں تو ان سے مشابہت نکلے گی محض غلط کہ حدیث میں لفظ " تَشَبُّه " مذکور ہے، اور اس کے معنی اپنے آپ کو کسی کے مشابہ بنانا۔ تو حقیقۃً یا حکماً قصدِ مشابہت پایا جانا ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص کوئی فعل خاص اس نیت سے کرے کہ کفار کی سی شکل پیدا ہو، یا اگرچہ وہ یہ ارادہ نہ کرے مگر وہ فعل شعارِ کفار اور انکی علامت خاصہ ہو جس سے وہ پہچانے جاتے ہوں۔ جیسے سر پر چوٹیا، ماتھے پر ٹیکا، گلے میں جنیو، لٹے بردے کا انگرکھا، وعلیٰ هٰذا القیاس۔ تو بیشک ان صورتوں میں ذم ووعید وارد، اور حدیث " مَنْ تَشَبَّهَ " اس پر صادق۔ نہ یہ کہ مطلقاً کسی بات میں اشتراک موجب ممانعت ہو، یوں تو انگرکھا ہم بھی پہنتے ہیں، ہندو بھی پہنتے ہیں، پھر کیا اس وجہ سے انگرکھا پہننا حرام ہو جائے گا؟ اور اگر پردے کا فرق کفایت کرے تو کیا نلکیوں اور پنّی کا نہ ہونا، اور اس سہرے کی صورت اُن کے سہرے سے جدا ہونا، کافی نہ ہوگا؟؟۔

اصل بات یہ ہے کہ بربنائے تشبُّہ کسی فعل کی ممانعت اسی وقت صحیح ہے کہ جب فاعل کا قصد مشابہت ہو۔ یا وہ فعل اہلِ باطل کا شعار وعلامت خاصہ ہو جس کے سبب وہ پہچانے جاتے ہوں۔ یا اگر خود اس فعل کی مذمت شرعِ مطہر سے ثابت ہو تو برا کہا جائے گا، ورنہ ہرگز نہیں اور سہرا ان سب باتوں سے پاک ہے۔ یہ قاعدہ بھی ضرور یاد رکھنے کا ہے۔ جس سے مخالفین کے اکثر اوہام کا علاج ہوتا ہے۔

دُرِّ مُختار میں بحر الرائق سے [illegible] [illegible] ن عا [illegible] کر د [illegible] رمضان، معم [illegible]

اَلتَّشَبُّہُ بِھِمْ لَایُکْرَہُ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ [illegible] نہیں کر [illegible]

بَلْ فِی الْمَذْمُوْمِ وَفِیْ مَا یُقْصَدُ بِہٖ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ن سے مشابہت

اَلتَّشَبُّہُ ۔ [illegible] قصد کیا جائے ۔

مولانا علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں ۔

اِنَّا مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ التَّشَبُّہِ بِالْکَفَرَۃِ وَاَھْلِ الْبِدْعَۃِ فِیْ شِعَارِھِمْ، لَا مَنْھِیُّوْنَ عَنْ کُلِّ بِدْعَۃٍ وَلَوْ کَانَتْ مُبَاحَۃً سَوَاءٌ کَانَتْ مِنْ اَفْعَالِ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَوْ مِنْ اَفْعَالِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ فَالْمَدَارُ عَلَی الشِّعَارِ ۔

ہم کو یہ منع ہے کہ کفار و اہل بدعت کے شعار[۳] میں تشبہ کریں ۔ نہ یہ کہ ہر بدعت منع ہو اگرچہ مباح ہو ۔ اب چاہے وہ اہلسنت کے افعال سے ہو یا کفار و مبتدعین کے فعلوں سے ۔ تو مدار کار شعار پر ہے

بالجملہ خلاصہ یہ ہے کہ سہرا نہ شرعاً منع نہ شرعاً ضروری یا مستحب ۔ بلکہ ایک دنیوی رسم ہے ۔ کی تو کیا ؟ نہ کی تو کیا ۔ اِس کے سوا جو کوئی اُسے حرام گناہ بدعت ضلالت بتائے وہ سخت جھوٹا ، بر سرِ باطل ۔ اور جو اُسے ضروری لازم ، اور ترک کو شرعاً مُوجِبِ تشنیع ، جانے وہ بڑا جاہل ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ، وعلمہ اتم و احکم ۔

○ ○

ابا اسلام، ا

کیا فر[illegible] میں کہ ایک برات یہاں سے پیلی بھیت جائے گی۔ میزبان [illegible] ہے کہ [illegible] شرعی برات کے ساتھ راہ میں نہ ہوگا اسٹیشن ریل پیلی بھیت پر پہونچ کر سب ہمراہیوں کو کھانا کھلایا جائے گا اور ان میں جو لوگ ممنوعات شرعیہ سے پرہیز رکھتے ہیں انھیں کھانا کھلاتے ہی دولہن کے مکان پر معاً بھیج دیا جائے گا کہ وہ علیحدہ مکانوں میں قیام کریں اور ممنوعات کے جلسہ سے بچیں۔ انھیں بھیجنے کے بعد برات ہمراہ باجہ وغیرہ کے دولھن کے گھر جائے گی اور وہاں دوسرے مکان میں ناچ اور آتشبازی وغیرہ ہوگی۔

اس صورت میں ایسی برات کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ — اور کچھ لوگوں نے عہد نامہ لکھا تھا کہ جو اپنی شادیوں میں ناچ گانا کریں گے ہم ہرگز ان سے نہ ملیں گے انھیں بھی شرکت چاہئے یا نہیں؟ — بَیِّنُوا تُوجَرُوا

## الجواب

(۱) اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر اُن لوگوں کو ایسی عزیز ہے کہ بحالتِ منکراتِ شرعیہ میں شرکت سے انکار کروں گا تو وہ مجبورانہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہ کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ بے ترک منکرات شرکت سے انکار کرے — خزانۃ المفتین میں ہے:

رَجُلٌ اِتَّخَذَ ضِیَافَۃَ الْقَرَابَۃِ اَوْ وَلِیْمَۃً وَاتَّخَذَ مَجْلِسًا لِاَھْلِ الْفَسَادِ فَدَعَا رَجُلًا اِلَی الْوَلِیْمَۃِ قَالُوْا اِنْ کَانَ ھٰذَا الرَّجُلُ بِحَالٍ لَوِامْتَنَعَ عَنِ الْاِجَابَۃِ مَنَعَھُمْ عَنْ فِسْقِھِمْ لَا تُبَاحُ الْاِجَابَۃُ بَلْ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یُجِیْبَ لِاَنَّہٗ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

کسی نے رشتہ کی ضیافت یا ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اور بروں کے لئے بھی کوئی مجلس رکھی پھر کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی علما فرماتے ہیں کہ اس شخص کی اگر یہ حالت و منزلت ہے کہ شرکت سے باز رہے تو ان لوگوں کو فسق سے روک دے گا تو اس کے لئے حاضر ہونا جائز نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ حاضر نہ ہو کیونکہ یہ نہی عن المنکر اور برائی سے روکنا ہے۔ (مترجم)

⁂ ⁂ ⁂

(۲) اور اگر جانتا ہے کہ میری عزت [illegible] بن علی [illegible] رمضان [illegible] ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات شرعیہ نہ کر سکیں [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ثواب [illegible] علیم ہے کہ شریک ہو ـــــ ردالمحتار [illegible]

| | |
|---|---|
| اِذَا عَلِمَ اَنَّھُمْ یَتْرُکُوْنَ ذٰلِكَ احْتِرَامًا لَّہٗ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّذْھَبَ. انتہٰی۔ | جب جانے کہ لوگ اس کے احترام میں منکر چھوڑ دیں گے تو لازم ہے کہ جائے۔ (مترجم) |

(۳) اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہوں گے اور برات والے کا وعدہ محض حیلہ ہی حیلہ ہے تو ہرگز نہ جائے ـــــ قال تعالیٰ :۔

| | |
|---|---|
| فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ | تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (کنزالایمان پ ۷ ع ۱۴ آیت ۶۸) |

ہدایہ میں ہے :۔

| | |
|---|---|
| لَوْ عَلِمَ قَبْلَ الْحُضُوْرِ لَا یَحْضُرُ لِاَنَّہٗ لَمْ یَلْزَمْہُ حَقُّ الدَّعْوَۃِ | اگر حاضر ہونے سے پہلے جان لے تو نہ حاضر ہو کیونکہ حق دعوت اس پر لازم نہ ہوا (مترجم) |

کفایہ میں ہے :۔

| | |
|---|---|
| لِاَنَّ اِجَابَۃَ الدَّعْوَۃِ اِنَّمَا تَلْزَمُ اِذَا کَانَتِ الدَّعْوَۃُ عَلٰی وَجْہِ السُّنَّۃِ۔ | اس لئے کہ دعوت پر حاضر ہونا اسی وقت لازم ہوتا ہے جب دعوت سنت طریقہ پر ہو۔ (مترجم) |

(۴) اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفس دعوت منکرات سے خالی ہو گی اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغول گناہ ہوں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں ـــــ قال تعالیٰ :۔

| | |
|---|---|
| وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی | اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگی (کنزالایمان پ ۲۲ ع ۱۵ آیت ۱۸) |

⁂

غایت یہ کہ میزبان گناہگار ہے۔ پھر شرعاً گناہگار کی دعوت بھی دعوت ہے جب کہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو ـــــ خزانۃ المفتین میں ہے :۔

اِنَّ ... لَوْلَمْ یُجِبْ لَا یَسْمَعُھُمْ عَنِ الفِسْقِ ... وَ یَلْعَمُ وَ یُنْکِرُ مَعْصِیَتَھُمْ وَ فِسْقَھُمْ، لِاَنَّهٗ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَاجِبَةٌ اَوْ مَنْدُوْبَةٌ فَلَا تُمْنَعُ بِمَعْصِیَةٍ اِقْتَرَنَتْ بِھَا۔

(۵) مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے متہم و مطعون کریں گے تو نہ جائے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہئے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت[1] ممنوع ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَقِفُ مَوَاقِفَ التُّھَمِ۔ ذکرہ الشرنبلالی وغیرہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ تہمت کی جگہوں پر نہ کھڑا ہو۔ (مترجم)

(۶) یونہی وہ عہد کرنے والے نہ جائیں کہ خلاف عہد معیوب ہے۔ قال تعالیٰ

وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا۔

اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (کنزالایمان پ۱۵ ع۴ ت۲۴)

واللّٰہ تعالیٰ اعلم

---

[1] غیبت کا دروازہ کھولنا ۱۲ م

# فہرست


مسئلہ (۱) ص ۳ تا ص ۱۲

مروجہ رسوم شادی کے احکام ۔ نوشہ کو پالکی میں سوار کرنا ۔ لکڑی پھینکنا ۔ بندوق چھوڑنا ۔ کشتی ۔ سانپ کا شکار ۔ تیراکی ۔ پنجہ آزمائی ۔ آتشبازی ۔ گانے باجے دف سے متعلق تفصیلی احکام ۔

مسئلہ (۲) ص ۱۳ تا ص ۱۴

آتشبازی ۔ بندوق چھوڑنا ۔ اعلان نکاح ۔ مسجد میں نکاح ۔

مسئلہ (۳) ص ۱۴ تا ص ۱۴

آتشبازی ۔ پٹاخے ۔ مدار اعمال نیتوں پر ۔

مسئلہ (۴) ص ۱۵ تا ص ۲۲

مجلس طوائف اور حرام لہو ولعب میں شرکت ۔ کھیل کی چیزیں خریدنا ۔ لہو الحدیث سے مراد ۔ ممنوع لہو ولعب کا اجمالی حکم ۔ دنیا اور اس کی ہر چیز پر نفریں مگر وہ جو خدا کے لئے ہو ۔ فاسق کی اقتدا ۔ حقہ پینا

مسئلہ (۵) عربی ، اردو ص ۲۳ تا ص ۳۶

بطور فخر یا بغرض اعلان دف بجانے اور بندوقیں چھوڑنے کا حکم ۔ جواب مولانا ریاست علی خاں صاحب ۔ جواب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب ۔ جواب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ ۔ حکم مسئلہ ۔ دف کے مسائل ۔ لہو کی حقیقت

...ـدحدیث ... ـ تفاخر کی حرمت

مسئلہ ... تا ... ص ۳۹

---

پھولوں کا ہار ۔ خوشبو کی چیزیں ۔ دانہ والی تسبیح کی اصل

مسئلہ ⑦ ص ۴۰ تا ص ۴۲

---

پھولوں کا سہرا ۔ سہرا ایک دنیوی رسم ہے ۔ ایک ضروری قاعدۂ کلیہ ۔ بدعت ضلالت ۔ حدیث مَنْ تَشَبَّہَ ۔ تشبہ کا صحیح معنی ۔ خلاصۂ بحث ۔

مسئلہ ⑧ ص ۴۳ تا ص ۴۵

---

جس شادی یا دعوت میں ممنوع شرعی ہو اس میں شرکت کے احکام ۔

◯

---

# المجمع الاسلامی

- جد الممتار (حاشیہ شامی عربی) امام احمد رضا قادری
- جشن میلاد النبی مولانا علوی مالکی
ترجمہ:۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی ۲/
- مستشرقین کا انصاف و تعصب مولانا علوی مالکی ۲/
ترجمہ:۔ مولانا افتخار احمد قادری ۲/۵۰
- نور و نار پروفیسر مسعود احمد ۶/
- اجالا 〃 〃 〃 ۳/۵۰
- امام احمد رضا کے ایمان افروز وصایا شریف
مولانا حسنین رضا (مع اضافہ جدیدہ) ۲/۵۰
- حقوق والدین مع حقوق اولاد و حقوق مسلم
امام احمد رضا قادری ۲/۵۰
- عرفان رضا ڈاکٹر الٰہی بخش اعوان ۳/۵۰
- کلام رضا نظیر لدھیانوی ۴/۵۰
- اثبات ایصال ثواب مفتی شریف الحق صاحب ۳/
- مزارات پر عورتوں کی حاضری امام احمد رضا ۱/۹۰
- اذان قبر 〃 〃 ۲/
- فیض الحکمۃ ترجمہ ہدایۃ الحکمۃ مولانا احمد القادری ۳/۷۵
- امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات مولانا یٰسین اختر ۴۰/
- برات علی از شرک جاہلی امام احمد رضا قادری ۲/۵۰
- انتخاب کلام اعلیحضرت مرتب مولانا عبد المبین نعمانی ۳/۵۰
- نوائے نعت 〃 ۴/

- مسنون دعائیں مرتب مولانا عبد المبین نعمانی ۲/
- صحابہ کا عشق رسول صوفی محمد اکرم رضوی ۱۰/
- تذکرۂ میلاد رسول علامہ ابن کثیر۔ ترجمہ مولانا افتخار احمد ۱/
- عقائد علماء دیوبند (المصباح الجدید) حافظ ملت ۲/
- فضائل قرآن مولانا افتخار احمد قادری ۱۶/
- نور الایمان (زیارت آثار مبارکہ)
مولانا عبد الحلیم فرنگی محلی، مولانا افتخار احمد قادری ۱۰/

## منتظر طبع

- بادۂ حجاز (نعتیں) مولانا بدر القادری ۱۵/
- الرحیل (قومی و اصلاحی نظمیں) 〃 〃 ۱۵/
- اہمیت زکوٰۃ امام احمد رضا قادری
- فوائد صدقات 〃
- رسوم شادی 〃
- حجب العوار عن مخدوم بہار 〃
- خلافت صدیق و علی 〃
- تقدیر و تدبیر 〃
- ذبیحۂ اولیاء • دعوت میت 〃
- احادیث شفاعت 〃
- باغی ہندوستان (جنگ آزادی کی خونیں داستان
از مجاہد آزادی علامہ فضل حق خیرآبادی مدفون انڈمان۔
ترجمہ و سوانح علامہ فضل حق خیرآبادی از محمد عبد الشاہد خاں شروانی ۳۵/

مراسلت کا پتہ

المجمع الاسلامی فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ یوپی ۲۷۶۴۰۳

امام
اور
ردّ بدعات ومنکرات
• تصنیف، مولانا یٰسین اختر مصباحی، رکن المجمع الاسلامی مبارک پور
• تقریب، مولانا محمد احمد مصباحی، رکن المجمع الاسلامی، صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد گوہنہ
• تقدیم، پروفیسر محمد مسعود احمد (پی، ایچ، ڈی)
○ تقریباً چھ سو صفحات پر امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کا فکر انگیز تعارف۔
○ حرف آغاز (از مؤلف) اور تقریب و تقدیم، مستقل دعوت فکر و نظر۔
○ امام احمد رضا بحیثیت مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ مجدد۔ ایشیا کا عظیم محقق۔ بلند پایہ شاعر۔ عاشق رسول۔ نائب غوث الوریٰ (نمایاں عنوانات۔ جن پر مفصل گفتگو کی گئی ہے اور نئے گوشے سامنے لائے گئے ہیں۔)
○ انیسویں بیسویں صدی کی مختلف تحریکات کا جائزہ اور امام احمد رضا کی تجدیدی و اصلاحی خدمات کا بصیرت افروز تذکرہ۔
○ بدعات ومنکرات کی تردید میں امام احمد رضا کا بے مثال کردار ○ اس خصوص میں ان کی کتابوں اور عبارتوں کا حقیقت افروز انتخاب ○ جو ہدایت و اصلاح کی نمایاں تصویر بھی ہے اور ترک منکرات و اتباع حسنات کا داعی بھی۔
○ کتاب کا ورق ورق حقائق و شواہد سے لبریز ○ معلومات کی ایک ضخیم دستاویز ○ زبان و بیان کی دلکشی
○ متانت تحقیق کی پاکیزگی ○ پوری کتاب ذہن و فکر کی دنیا میں ایک خوشگوار انقلاب کا مقدمہ ○ دانشوروں تاریخ نگاروں اور ارباب تحقیق کے لئے بہترین رہنما — صفحات ۵۸۴ سائز ۲۳×۳۶/۱۶ قیمت ۱۲/ روپے
ملنے کے پتے
(۱) مکتبہ انوار المصطفیٰ ۶/۵-۲-۲۳ مغل پورہ۔ حیدر آباد۔ اے پی۔
(۲) مکتبہ استقامت ۲۸۸/۲۲ ریل بازار کانپور (۳) حق اکیڈمی۔ مبارک پور۔ اعظم گڈھ
(۴) رضوی کتاب گھر۔ [illegible] بھیونڈی۔ ۴۲۱۳۰۲ (۵) مکتبہ الحبیب [illegible] الہ آباد
(۶) رضا اکیڈمی ۱۳۰ [illegible] اسٹریٹ۔ بمبئی ۳۔ (۷) قادری اکیڈمی [illegible] رامپور ۲۴۴۹۰۱
(۸) لطیفیہ بکڈپو۔ مومن پورہ۔ ناگپور (۹) [illegible] کلکتہ ۷۳
(۱۰) مکتبہ مشرق۔ ۱۱۲ کانکر ٹولہ۔ پرانا شہر۔ بریلی (۱۱) مکتبہ [illegible] گلبرگہ۔ کرناٹک
ناشر
المجمع الاسلامی۔ فیض العلوم۔ محمد آباد گوہنہ۔ ضلع اعظم گڈھ۔ یوپی پن ۲۷۶۴۰۳
ALMAJMAUL ISLAMI, FAIZUL ULOOM, Mohammadabad Gohna, Azamgarh (U.P.) 276403